جامعہ عثمانیہ کا ترجمان

عصر ۝ اِنَّ الاِنسانَ لَفِی خُسرٍ ۝

ماہنامہ العصر

پشاور پاکستان

جنوری 1999ء

رمضان 1419ھ

مُدیرِ مسئول

مُفتی غلام الرحمٰن

خوشخبری

طلبہ کرام کے لئے یہ خبر یقیناً باعث مسرت ہوگی - کہ جامعہ عثمانیہ پ
میں نئے تعلیمی سال شوال المکرم 1419ھ سے درجہ موقوف علیہ (
دورہ) کا آغاز کیا جا رہا ہے -

داخلہ محدود ہوگا - طلبہ بروقت رجوع کریں -

اعلان داخلہ

جامعہ عثمانیہ میں نئے تعلیمی سال کے لئے داخلے مورخہ 8 شوال المکر
1419ھ بمطابق 27 جنوری 99ء بروز بدھ شروع ہوں گے - طلبہ دا
کی تاریخیں نوٹ کریں -

قدیم طلبہ کے داخلے کی تجدید	8 شوال / 27 جنوری
جدید طلبہ کے داخلے کا امتحان	12,11,9 شوال / 31,30,28 جن
کامیاب طلبہ کا شفوی امتحان	13 شوال / یکم فروری
درجہ تخصص فی الفقہ کیلئے امتحان داخلہ	13 شوال / یکم فروری
اسباق کا افتتاح	15 شوال / 3 فروری

نوٹ :- مقررہ تاریخوں کے بعد سال بھر کوئی داخلہ نہیں ہوتا -

Scanned with CamScanner

حضرت مولانا فضل الرحمٰن عرف سول کوارٹر بابا کی رحلت

۲۷ نومبر ۱۹۹۹ء بروز ہفتہ کو حضرت مولانا فضل الرحمٰن عرف سول کوارٹر بابا وفات پاگئے - مرحوم حضرت مفتی کفایت اللہ کے شاگرد رشید تھے اور مدتوں تک حضرت مولانا محمد ایوب جان بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت میں دارالعلوم سرحد میں پڑھاتے رہے تلامذہ کا ایک خاص حلقہ اب بھی دین کی خدمت میں مصروف ہے - جنازہ کے موقعہ پر سرحد کے نامور خطیب حضرت مولانا محمد امیر عرف بجلی گھر مولوی صاحب نے فرمایا یہ میرے مسلم شریف کے استاذ تھے -

موصوف نے آنسو کی نہ رکنے والی بارش میں ہچکیاں لیتے ہوئے فرمایا کہ ﴿مقدمہ مسلم﴾ میں آپ کا علمی انداز بیان ابھی تک دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے -

مرحوم حضرت مولانا عبدالغفور مدنی نقشبندی کے خلیفہ مجاز تھے لیکن بیعت کرانے میں خاص احتیاط فرماتے جب تک خلیفہ پر اعتماد نہ ہوتا تو اجازت نہیں دیتے یہی وجہ ہے کہ خلفاء کی تعداد نہایت محدود ہے صوبہ سرحد کے نامور عالم دین اور حضرت مدنی رحمہ اللہ علیہ کے شاگرد رشید حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالدیان صاحب آپ کے خلیفہ مجاز ہیں جن سے علاقہ چھچھ کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیر رحمہ اللہ علیہ بیعت یافتہ تھے -

اگرچہ سیہ کار کو آپ سے کسی علمی استفادہ کا موقعہ نہیں ملا تاہم ایک دفعہ جامعہ عثمانیہ کے اساتذہ کرام کی معیت میں ملاقات کے اثرات ابھی تک زندہ ہیں - حاضری کے موقعہ دعائیں دیں گذشتہ ایام آپ کے برخوردار مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کے ذریعہ ملاقات کی تیاری ہو رہی تھی لیکن داعی اجل نے خزینہ علم و عمل کی خدمت میں حاضری کا موقعہ نہیں دیا دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخرت میں ایسے عاملین علماء صدیقین - شہداء اور صالحین کی رفاقت سے نوازے - آمین

Scanned with CamScanner

جلد پنجم از جنوری تا دسمبر ۱۹۹۹ء کی فہرست جو مضامین کے اعتبار سے مرتب کی گئی ہے۔ مسلسل نمبر کے لئے صفحہ کے آخر میں لکھا ہوا نمبر بروئے کار لائیں۔ادارہ

اداریہ

عراق پر امریکی شب خون اور اس کے عوامل	مولانا حسین احمد	۲
سپر پاور کا سپر کارنامہ	مفتی غلام الرحمٰن	۵
مدارس عربیہ کا کردار	مفتی غلام الرحمٰن	۹۸
کوسووا کے مسلمانوں کی زبون حالی	مفتی غلام الرحمٰن	۱۴۶
پابزنجیر زرداری چیچ نداری	مفتی غلام الرحمٰن	۱۹۴
نصاب کے بارے میں چند تجاویز	مفتی غلام الرحمٰن	۲۴۲
کارگل میں دفاعی حکمت عملی کی تبدیلی یا پندرھویں ترمیمی شریعت بل سے غدار	مفتی غلام الرحمٰن	۲۹۰
آہ مولانا عبید اللہ چترالی مرحوم	مفتی غلام الرحمٰن	۳۸۶
امریکی سامراج کی بے جان مداخلت	مفتی غلام الرحمٰن	۴۳۴
بے رحمانہ احتساب کی بھڑکیں	مفتی غلام الرحمٰن	۴۳۴
اسلام دشمنی کی کھلی جارحیت	مفتی غلام الرحمٰن	۴۸۲

محاسن القرآن

البقرہ/۱۴-۱۵-۱۶	مفتی غلام الرحمٰن	۵۳
البقرہ/۱۷-۱۸-۱۹/۲۰	مفتی غلام الرحمٰن	۱۵۱
البقرہ/۲۱-۲۲	مفتی غلام الرحمٰن	۱۹۷

Scanned with CamScanner

البقرہ/ ۲۳-۲۴	مفتی غلام الرحمٰن	۲۹۶
البقرہ/ ۲۵،۲۶	مفتی غلام الرحمٰن	۳۴۴
البقرہ/ ۲۷	مفتی غلام الرحمٰن	۳۹۰
البقرہ/ ۲۹	مفتی غلام الرحمٰن	۴۴۰

تحقیقی مقالہ جات

آنے والی صدی اسلام کی ہے	مسز صغری خاکوانی	۲۱
سائنس کی ترقیات اور انسانیت کا مستقبل	سلطان محمد	۳۱
معاشی جدوجہد اسلامی تعلیمات کے تناظر میں	ڈاکٹر رشید فاروقی	۶۳
کفار کے حربوں کے خلاف عالم اسلام کی جہادی معیشت اور تجاویز	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۸۴
اجتماعی ملکیت کے اصول و قواعد	ڈاکٹر نصیر احمد اختر	۱۲۹
مولانا تھانوی کی فقہی خدمات	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۱۵۶
سادہ اور آسان معاش	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۲۰۲
معاشی بحران سے نکلنے کی راہ	پروفیسر مطیع اللہ تخت بھائی کالج	۲۱۷
اسلام کے قانون وراثت میں اجتہاد کے نام سے ارتداد کی دعوت	حافظ صلاح الدین یوسف	۳۱۸
محنت اور اجرت	مفتی ذاکر حسن	۳۲۶
عہدوں کی تقسیم بلحاظ کوٹہ سسٹم یا اہلیت	مفتی ذاکر حسن	۴۰۶
کیا خلائی مخلوق کا وجود ہے	بشکریہ سنڈے میگزین	۴۴۳
انتخابات کا موجودہ طریقہ کار اور اسلام	پروفیسر مطیع اللہ	۴۵۳

Scanned with CamScanner

دارالافتاء

عورت کا جہیز اس کی ملکیت ہے — مفتی غلام الرحمٰن — ۵۷
چھوٹے بھائی کی شادی کے اخراجات — مفتی غلام الرحمٰن — ۶۳
زکواۃ کے ہدف میں غلبہ ظن کافی ہے — مفتی غلام الرحمٰن — ۱۰۱
کرایہ دار کے تصرفات کی قیمت — مفتی غلام الرحمٰن — ۱۷۰
ہوس زر کے لئے رشوت / قبر ہموار کر کے آبادی کرنا /
قبرستان کی لکڑی کاٹنا — مفتی غلام الرحمٰن — ۱۷۲
مدرسہ میں زکواۃ کی رقم خرچ کرنا / مسجد کے لئے جبری چندہ کرنا — مفتی غلام الرحمٰن — ۲۱۲
رشوت کی رقم مسجد میں خرچ کرنا
مسجد کیدکانوں کی چھت پر نماز پڑھنا — مفتی غلام الرحمٰن — ۲۸۶
جماعت کے وقت سنت پڑھنا / موانع حمل ادویات کا استعمال
نماز کے لئے کسی سورت کا تعین — مفتی غلام الرحمٰن — ۳۰۶
قرضہ میں زکواۃ کا وجوب / فروخت شدہ مال کا دوبارہ خریدنا — مفتی غلام الرحمٰن — ۳۵۵
نماز جنازہ کا تکرار اور تدفین میں تاخیر — مفتی غلام الرحمٰن — ۴۰۳
چھٹیوں کی تنخواہ کا استحقاق / امام کی چھٹیاں — مفتی غلام الرحمٰن — ۴۴۹

مواعظ حسنہ

شب قدر اور اس کے فضائل واحکام — مولانا اشرف علی تھانوی — ۶
اعمال کی قدر وقیمت میں اضافہ کا سبب — مفتی غلام الرحمٰن — ۷۷
ترغیب الاضحیہ — مولانا اشرف علی تھانوی — ۱۰۴
طالب علم کا تشخص — مفتی غلام الرحمٰن — ۱۱۹

۵۲۶

فضائل واحکام عیدالاضحیٰ	مولانا زین العابدین	۱۲۳
عیسائی مبلغہ کا مسلمان ہونا	بشکریہ تعمیر حیات لکھنو	۱۷۹
مولانا عبدالقدیر کی بیعت طریقت	مولانا عبدالحمید سواتی	۳۹۳
اکابر کا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم	قاضی محمد ارشد الحسینی	۴۱۴
دنیا راہ گذر ہے	مولانا فداء الرحمٰن درخواستی	۴۳۰
دیار غیر میں رہنے والوں سے خطاب	مولانا سید ابوالحسن علی ندوی	۴۶۹

عالم اسلام کے احوال اور سیاسی مسائل

بنگلہ دیش عیسائیت کی دہلیز پر	حاجی محمد برکی	۱۸۵
ترکی میں اسلام اور سیکولرازم کی کشمکش	محمد ایوب منیر	۲۲۸
میں نے دھماکہ ہوتے دیکھا	جاوید چودھری	۲۶۶
متحدہ علماء بورڈ کے نام کھلا خط	ڈاکٹر احمد علی سراج کویت	۳۱۱
مرتد کی سزا (عالمی حالات کے تناظر میں)	ڈاکٹر احمد علی سراج کویت	۳۴۹
یوم تکبیر کے تقاضے اور ہمارا کردار	مولانا اکرام اللہ جان قاسمی	۳۵۸

تبصرہ کتب

حمت کائنات	حافظ بن یامین متعلم درجہ سادسہ جامعہ عثمانیہ	۱۸۹
ام ابو حنیفہ کی محدثانہ حیثیت	مولانا حسین احمد ناظم تعلیمات جامعہ عثمانیہ	۲۳۷
ت چاریار	حافظ محمد سعید متعلم درجہ سادسہ	۲۳۹
رف قرآن (سید تصدق بخاری)	ریاض محمد متعلم درجہ سادسہ	۳۸۱
م منور	حافظ محمد سعید متعلم درجہ سادسہ	۴۷۸

اخبار الجامعہ

وفاق المدارس العربیہ کے نتائج	مولانا تحمید اللہ جان	۴۰
شبانہ روز احوال	مولانا تحمید اللہ جان	۱۴۱
جامعہ کے تعلیمی نظام پر طائرانہ نظر	مولانا تحمید اللہ جان	۱۹۱
ماہانہ تعلیمی میٹنگ کی کارگزاری	مولانا تحمید اللہ جان	۲۸۸
تعمیراتی منصوبہ جات کی تفصیل	مولانا تحمید اللہ جان	۳۳۳
طلباء کی تحریری مقابلہ کے نتائج اور کمپیوٹر کا افتتاح	مولانا تحمید اللہ جان	۳۶۲
تقریب یوم سرپرستان	مولانا تحمید اللہ جان	۴۲۱

قافلہ معاد

مولانا مغفور اللہ کے والد محترم	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۳۷
مولانا طاسین کا سانحہ انتقال	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۹۵
زوجہ حاجی مستقیم کی رحلت	مفتی ذاکر حسن نعمانی	۲۳۴
شیخ عبدالعزیز بن باز	مولانا سید شیر علی شاہ	۳۰۱
جامعہ کے سرپرست اعلیٰ حکیم لطف الرحمٰن صاحب کو صدمہ	ادارہ	۴۷۶
قاری فضل ربی مولانا فضل الرحمٰن		۵۲۱

۵۲۸

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

مجلس ادارت
مدیر مسؤل
مفتی غلام الرحمٰن
نائب مدیر
مولانا ذاکر حسن نعمانی

مجلس مشاورت
مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر
جناب نثار خان ایڈووکیٹ

جلد نمبر ۵ شمارہ ۱

جنوری ۱۹۹۹ء رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ

رابطہ فون دفتر نمبر
۰۹۱-۲۷۳۵۶۱
پوسٹ بکس نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر - صوبہ سرحد پاکستان

زیرِ سرپرستی حضرت مولانا سید شیر علی شاہ زید مجدھم حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدھم

قیمت -/10 روپے

فہرست مضامین

عراق پر امریکی شب خون اور اس کے عوامل	مولانا حسین احمد	۲
شب قدر اور اس کے فضائل و احکام	مولانا اشرف علی تھانوی	۶
آنے والی صدی اسلام کی ہے	مسز صغریٰ خاکوانی	۲۱
سائنس کی ترقیات اور انسانیت کا مستقبل	سلطان محمد	۳۱
انتقال پر ملال	مفتی ذاکر حسن	۳۷
اخبار الجامعہ	وفاق کا نتیجہ	۴۰

پبلشر و دفتر
مفتی غلام الرحمان نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

بدل اشتراک فی پرچہ ۸ روپے / سالانہ اندرون ملک ۸۰ روپے بیرون ملک ۵ ڈالر کی قیمت

صدائے عصر

عراق پر امریکی شب خون اور اس کے عوامل

مولانا حسین احمد

17 دسمبر 98ء کو بدھ اور جمعرات درمیانی شب اچانک عراق کے دارالحکومت بغداد پر فضائی حملے شروع ہوئے۔ بغداد پر کروز میزائل اور بم گرائے گئے۔ سینکڑوں عراقی شہری شہید اور ہزاروں زخمی ہوئے۔ متعدد عمارتیں زمین برس ہو کر راکھ کا ڈھیر بن گئیں اور سینکڑوں کو شدید نقصان پہنچا۔ عراقی حکومت کے مطابق فوجی ٹھکانوں کے علاوہ شہری آبادی کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ "آپریشن ڈیزرٹ فاکس" نامی اس آپریشن میں امریکی بی باون (B-52) بمبار طیاروں سمیت 200 لڑاکا طیاروں اور برطانوی جنگی جہازوں نے حصہ لیا۔ چار روز کے مسلسل حملوں کے بعد امریکہ اور برطانیہ نے حملے بند کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ ہم نے مطلوبہ مقاصد حاصل کر لئے ہیں۔ مگر امریکی وزارت دفاع کے ترجمان کے مطابق 88 فوجی ٹھکانوں میں سے صرف آٹھ کو تباہ کیا جاسکا ہے اور دس کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ عراق نے ان حملوں کو ناکام قرار دیا ہے۔

حملے بند کئے جانے کا اعلان تو ہوچکا ہے لیکن تادم تحریر یہ ختم نہیں ہوئی اس لئے کہ اس اعلان کے بعد امریکی اور برطانوی طیاروں نے عراق کے "نو فلائی زون" میں پروازیں کی ہیں۔ عراق نے ان پر میزائلوں سے حملہ کیا ہے اور جواباً ان طیاروں نے بھی بمباری کی ہے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ آگے حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں۔

تقریباً آٹھ سال قبل بھی امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے کویت پر عراق

حملے کو جواز بنا کر عراق پر حملہ کیا تھا اور عرب ریاستوں کے تحفظ کے بہانے اپنے اتحادی بحری بیڑے اور ہزاروں فوجیوں کو خلیج میں داخل کیا تھا۔ جنہیں آج تک عرب ممالک پال رہے ہیں۔ ایک تخمینہ کے مطابق خلیج میں امریکی افواج پر سالانہ پچاس ارب ڈالر کے اخراجات اٹھتے ہیں جو خلیجی ممالک اور سعودی عرب برداشت کرتا ہے۔ خلیجی جنگ کے بعد اقوام متحدہ نے امریکی لونڈی کا کردار ادا کرتے ہوئے عراق پر پابندیاں لگا کر اس کی اقتصادی ناکہ بندی کر دی۔ ان آٹھ سالوں میں خوراک اور دواؤں کی قلت کی وجہ سے ہزاروں لوگ مرے۔ جن کا خون اقوام متحدہ اور امریکہ کی گردن پر ہے۔

۱۷ دسمبر سے [illegible] کے لئے امریکہ نے سلامتی کونسل سے اجازت نہیں لی نہ ہی ان حملوں کا کوئی اخلاقی جواز تھا۔ اس لئے امریکہ کی اس کھلی جارحیت اور کھلی بربریت پر پوری مہذب دنیا نے احتجاج کیا۔ سینٹ آف پاکستان اور بلوچستان اسمبلی نے متفقہ طور پر مذمت کی قراردادیں منظور کیں۔ پاکستانی عوام نے زبردست احتجاج کیا مگر افسوس ہے کہ حکومت پاکستان نے عوام کے اسلامی اور ملی حمیت پر مبنی جذبات کی ترجمانی نہیں کی اور حکومتی سطح پر کوئی موثر احتجاج نہ ہوا لیکن صرف پاکستان ہی کی کیا بات ہے۔ بدقسمتی سے پوری اسلامی دنیا نے اس موقع پر مجرمانہ خاموشی، بے حسی اور بے حمیتی کا مظاہرہ کیا۔ چین اور جرمنی نے احتجاج کیا۔ روس نے امریکہ اور برطانیہ سے اپنے سفیر بلا لئے۔ مگر کسی اسلامی ملک نے اس جذبے کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اکثر اسلامی ممالک میں امریکی مہرے مسند اقتدار پر براجمان ہیں۔

امریکہ اور برطانیہ نے حالیہ فضائی حملوں کے لئے یہ جواز پیش کیا ہے کہ عراقی حکومت اقوام متحدہ کے معائنہ کمیشن سے تعاون نہیں کر رہی۔ بلکہ اس نے اسلحہ کے معائنہ کاروں کو عراق سے نکال دیا۔ چونکہ عراق کے اس اقدام سے ہمسایہ ممالک کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو گیا تھا۔ اس لئے ہمسایہ ممالک کو عراق کے مذموم عزائم سے بچانے، خطے میں امن کی بحالی اور انسانی فلاح کے پیش نظر عراق پر حملے

Scanned with CamScanner

کئے گئے تاکہ اس کی کیمیاوی' حیاتیاتی اور جراثیمی ہتھیار بنانے کی صلاحیت کو ختم کیا جائے۔

دنیا جانتی ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی یہ منطق غلط ہے۔ کسی بھی ملک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی دفاع کے لئے تمام ممکنہ وسائل بروئے کار لائے تو عراق کو کس قاعدے اور قانون کے تحت اس حق سے محروم کیا جا رہا ہے اور اگر بھاری اور مہلک ہتھیار بنانا اور رکھنا جرم ہے تو امریکہ کو جدید ترین میزائل' بم اور دوسرے تباہ کن ہتھیار بنانے کا حق کیسے حاصل ہوگیا۔ امریکہ خود دنیا بھر میں دہشت گردی کر رہا ہے تو خلیج میں اس کو عراقی جارحیت کی فکر کیوں ہے؟ سوڈان' افغانستان اور خود عراق میں مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیلنے والا اور کشمیر میں مسلمانوں کی خون ریزی پر خاموش رہنے والا امریکہ' کویت' امارات اور سعودی عرب کے مسلمانوں کا خیر خواہ کیسے بن گیا؟

حالیہ امریکی حملوں کی وجہ سے ہمسایہ ممالک کو عراقی جارحیت سے بچانا نہیں بلکہ اس کے پس پردہ کچھ اور عوامل کارفرما ہیں۔ جیسا کہ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عصمت عبدالمجید نے امریکی حملوں کے آغاز پر ہی یہ بیان دیا کہ۔

" امریکہ خلیج میں عربوں کے لئے نہیں بلکہ اپنے مفادات کی جنگ لڑ رہا ہے۔"

امریکہ کی اپوزیشن جماعت نے صدر کلنٹن پر الزام عائد کیا ہے کہ انہوں نے وائٹ ہاؤس کی سابق ملازمہ مونیکا لیونسکی کے ساتھ جنسی تعلقات پر ہونے والے مواخذے سے خود کو بچانے اور اس شرمناک واقعہ سے پوری دنیا کی توجہ ہٹانے کے لئے عراق پر حملہ کرایا ہے لیکن معاملہ اتنا سطحی اور سادہ نہیں۔ غور کرنے کی بات ہے کہ امریکہ کے غصے کا نزلہ ہمیشہ کسی مسلمان ملک پر کیوں گرتا ہے کبھی وہ سوڈان پر حملہ کرتا ہے تو کبھی افغانستان پر میزائلوں کی بارش برساتا ہے۔ کبھی عراق کی فوجی طاقت کو ختم کرنے کے بہانے بارود کی آگ برسا کر عراقی مسلمانوں کو بھون ڈالنے کی کوشش کرتا ہے تو کبھی " لاکربی " طیارے کے حادثے کو بہانہ بنا کر لیبیا کو

Scanned with CamScanner

دھمکاتا ہے۔

دراصل امریکہ کی یہ مخاصمت کسی ایک اسلامی ملک سے نہیں بلکہ یہ تمام واقعات پورے عالم اسلام کے خلاف امریکہ اور اس کے حواریوں کے بنائے ہوئے ان منصوبوں کا حصہ ہیں۔ جن کا مقصد اسلامی دنیا کو ہمیشہ کمزور اور منتشر رکھنا اور اس کے وسائل اور دولت کو اپنی کنٹرول میں رکھ کر بے دردی سے لوٹنا ہے۔

عراق پر حالیہ امریکی حملوں کا مقصد بھی خلیج میں اپنی قوت اور گرفت کو مزید مضبوط بنانا ہے تاکہ وہ عرب ریاستوں اور ان میں قائم مطلق العنان بادشاہوں اور آمریتوں کے تحفظ کے بہانے ان ممالک کی دولت اور سرمایہ کا طویل مدت تک وحشیانہ استحصال کرتا رہے۔ خلیج میں تیل کے چشموں پر اپنا کنٹرول قائم رکھ کر سستے داموں تیل خریدتا رہے اور مشرق وسطیٰ میں امریکی مفادات کے سب سے بڑے محافظ اسرائیل کو مزید طاقتور بنا کر عربوں کو ہمیشہ دباتا رہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ عالم اسلام متحد ہو کر امریکی اور یورپی سازشوں کا مقابلہ کرے۔ اسلامی بلاک بنا کر اپنی اقتصادیات اور دفاع کو مضبوط بنائے اور دنیا سے امریکی تھانیداری کو ختم کرنے کے لئے حکمت عملی وضع کرے لیکن اس کے لئے وقت کے صلاح الدین ایوبی کی ضرورت ہے۔ بدقسمتی سے اسلامی ممالک کے موجودہ حکمرانوں میں تو کوئی اس جرات کا حامل نظر نہیں آتا لیکن یہ امت بانجھ ہرگز نہیں۔

لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا

Scanned with CamScanner

شب قدر

اور اس کے فضائل و احکام

افادات :- حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

انسان کی زندگی کا ہر لمحہ لعل و جواہر سے زیادہ قیمتی ہے۔ اس کی قدر و قیمت کا اندازہ موت کے وقت ہوتا ہے۔ اس وقت اگر کوئی دنیا و مافیہا کے عوض زندگی کا ایک لمحہ خریدنا چاہے تو یقیناً" نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی بیش بہا نعمت (زندگی) عطا فرمائی ہے جس کو ہم کوڑیوں کی طرح ضائع کر رہے ہیں۔

دادہ عمری کہ ہر روز ازاں
کس نداند قیمت آں درجہاں

کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کا ایک سانس بھی یاد خداوندی سے غافل نہیں ہوتا اور ایک لمحہ بھی اپنے پروردگار سے غافل ہونے کو کفر سمجھتے ہیں چنانچہ ان کے یہاں یہ ضرب المثل مشہور ہے کہ "جو دم غافل سودم کافر"

ہرآں کہ غافل از حق یک زماں ست
درآں دم کافراست اما نہاں است

اس لئے عارفین اللہ کی یاد سے کوئی لمحہ خالی نہیں جانے دیتے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر ہم ایک لحظہ کے لئے بھی حق تعالیٰ شانہ کی یاد سے غافل ہوں اور شاید یہ لمحہ ہمارے لئے بارگاہ خداوندی میں مقبولیت کا ہو۔

یک چشم زدن غافل ازاں شاہ نباشی

شاید کہ نگاب کنہ آگاہ نباشی

دراصل عارفین پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عنایات رہتی ہیں جس سے ان کے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔

سیر عابد یک دے یک سالہ را
سیر عارف ہر دے تخت شاہ

اس لئے اگر وہ ایک لحظ بھی یاد خداوندی سے غافل ہو جائیں گے تو ترقی و بلندی درجات سے رک جائیں گے۔

یک لحظ گر غافل شوی
صد سالہ راہ ہم دور شد

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک عابد کا ذکر فرمایا جو ساری رات اور صبح تک عبادت کرتا تھا اور صبح سے شام تک جہاد کرتا تھا۔ اس نے ہزاروں مہینے مسلسل یہی عمل کیا۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کو اس پر تعجب ہوا اور افسوس کیا کہ ہم کو یہ نعمت کس طرح حاصل ہوسکتی ہے؟ کیونکہ ہماری عمریں اس قدر نہیں اور ہم میں اس قدر قوت و ہمت بھی نہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لیلۃ القدر خیر من الف شھر (سورۃ القدر)

یعنی شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی تمہیں اس شب میں عبادت کا ثواب بنی اسرائیل کے اس مرد کی ہزار ماہ کی عبادت سے زیادہ ملے گا۔ کیونکہ "خیر" "من الف شھر" فرمایا ہے کالف شھر یا مثل الف شھر یا مسالۃ الف شھر "یعنی ہزار مہینوں کے برابر نہیں فرمایا بلکہ بہتر فرمایا۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

یہاں جو " الف شہر " فرمایا ہے وہ الف تحدید کے لئے نہیں بلکہ تکثیر کیلئے ہے ... فی الواقع خدا تعالیٰ کے یہاں ضرور محدود ہوگا کیونکہ کل شی معدود مقدار (ہر چیز کا اللہ تعالیٰ کے یہاں اندازہ ہے) اور جب خدا تعالیٰ کے

یہاں محدود ہے تو واقع بھی محدود ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا علم واقع کے مطابق ہے۔

پس واقع میں تو ثواب لیلتہ القدر محدود ہے مگر یہاں تحدید مذکور نہیں اور گو غیر محدود متناہی۔ بمعنی "لا تقف عند حد" (کسی حد پر ختم نہیں) فی نفسہ ممکن ہے مگر لیلتہ القدر کے ثواب کا بایں معنی غیر متناہی ہونا محتاج دلیل ہے اور اس پر دلیل قائم ہونے کی ضرورت ہے جب دلیل نہیں تو اس کا دعویٰ نہیں کیا جاسکتا پس ظاہر یہی ہے کہ وہ واقع میں محدود بھی موقوف عند حد ہے مگر وہ حد الف نہیں۔

اب یہ سوال رہا کہ جب الف کی تحدید نہیں تو "الف شہر" کیوں فرمایا؟ اس کے متعلق میرا خیال ہے کہ لغت عرب میں عدد کے لئے الف سے زیادہ کوئی لغت نہیں جیسے ہمارے یہاں مہا سنکھ سے آگے کوئی لفظ نہیں، اس سے آگے کوئی شمار کرے تو ایک مہا سنکھ، دو مہا سنکھ، سو مہاسنکھ کہے گا کوئی اور لغت بیان نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اہل عرب الف کے آگے جس عدد کو استعمال کریں گے جیسے الف الف، ماتہ الف وغیرہ۔

جب یہ بات سمجھ میں آگئی کہ الفاظ عرب کا منتہیٰ عرب میں الف ہے تو مطلب یہ ہوا کہ جو عدد تمہارے نزدیک اعداد کی غایت اور منتہیٰ ہے لیلتہ القدر کا ثواب اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

پھر لفظ "خیر" اسم تفضیل ہے۔ معنی یہ ہوا کہ بہت بڑھ بڑھ کر سو اب تو الف تحدید کے لئے بھی ہوتا تب بھی "خیر" عدم تحدید پر دال ہے (تکمیل الانعام فی صورۃ ذبح الانعام 16,15)

اندازہ فرمایئے: امت محمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام پر حق تعالیٰ شانہ کے کس قدر بے انتہا احسانات اور عنایات ہیں۔ وہ ان کی مغفرت کے لئے بہانہ چاہتے ہیں۔

رحمت حق بہانہ مے جو ید
رحمت حق بہانے جو ید

چنانچہ در منثور میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"حق تعالیٰ شانہ نے شب قدر صرف میری امت کو عطا فرمائی ہے، پہلی امتوں کو نہیں"

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسی طرح بہت سے مواقع عطا فرمائے ہیں تاکہ اس کے اظہار ندامت پر اس کی مغفرت فرمادیں کیونکہ انسان سے ہمیشہ گناہ سرزد ہوتے رہتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ برابر اپنی رحمت سے اس کو بخش دیتے ہیں۔

عارف رومی ؒ فرماتے ہیں:

من گنہ آرم تو ستاری کنی
جرم من آرم تو معذاری کنی
جرم مہا بینی وبخشے ناوری
اے کہ قربانت چہ نیکود اوری

حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں:

انا انزلنہ فی لیلۃ القدر (سورا القدر آیت 1)

ترجمہ:- بے شک ہم نے اس کو برکت والی رات میں اتارا ہے اور ہم ہی آگاہ کرنے والے ہیں۔"

ان آیات سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک شب قدر میں نازل ہوا اور رمضاک المبارن میں نازل ہوا ہے۔

کما قال اللہ تعالیٰ شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن
(سورہ بقرہ آیت 118)

"رمضان المبارک کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن پاک نازل ہوا۔"

اس سے ثابت ہوا کہ شب قدر رمضان المبارک میں ہے نیز حدیث میں حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے کہ شب قدر رمضان میں ہے اور ستائیسویں شب کو ہے (بخاری مسلم) باقی رہا یہ اشکال کہ قرآن پاک تو حضور اکرم ﷺ پر تھوڑا تھوڑا 23 سال میں اترا ہے۔ اس کے ازالہ کے لئے امام المفسرین حضرت ابن عباسؓ کا قول ملاحظہ فرمایئے کہ "پورا قرآن پاک آسمان اول پر بیت العزت میں شب

Scanned with CamScanner

قدر میں اترا پھر تفصیل وار واقعات کے مطابق 23 سال میں رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوا ۔ (تفسیر ابن کثیر)

قدر کے معنی ہیں تعظیم کے چونکہ اس شب میں عظمت اور شرف ہے اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں کیونکہ اس رات عابدوں کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مغفرت اور منزلت زیادہ ہوتی ہے ۔

قدر کے معنی تنگ کے بھی ہیں ۔ کیونکہ اس شب میں آسمان سے فرشتے اور روح اترتی ہیں ۔ ان کے اترنے سے زمین تنگ ہو جاتی ہے اور اس واسطے اس کو شب قدر کہتے ہیں ۔ قدر کے معنی اندازہ بھی ہے ۔ اس رات اللہ تعالیٰ تمام سال کے کاموں کا اندازہ کرتے ہیں ۔ اس لئے اس کو شب قدر کہتے ہیں ۔

تفسیر قرطبی میں حضرت ابن عباسؓ سے اس کی تفسیر یوں منقول ہے

" قضا و قدر تو شعبان کی پندرہویں (شب برات) کو ہوتی ہے لیکن متعلق فرشتوں کو ان کی ذمہ داری لیلۃ القدر میں سپرد ہوتی ہے)

اس شب کو شب قدر اس لئے بھی کہتے ہیں کہ اس میں بعض چیزیں ایسی ہیں جو دوسری راتوں میں نہیں مثلاً" :

1:- اس رات قرآن پاک نازل ہوا (سورۃ قدر)

2:- اس رات میں ملائکہ کی پیدائش ہوئی (مظاہر حق)

3:- اسی رات جنت میں درخت لگائے گئے ۔ (مظاہر حق)

4:- اسی رات حضرت آدم علیہ السلام کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا (در منثور)

5:- اسی رات بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی (در منثور)

6:- اسی رات حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے ۔ (در منثور و بیان القرآن)

7:- اس رات توبہ قبول ہوتی ہے ۔ (در منثور)

8:- اس رات آسمانوں کے دروازے کھلے رہتے ہیں ۔

9:- اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیاطین کو مارے نہیں جاتے ۔ (در

منثور)

10:- اس رات سمندر کا پانی میٹھا ہوتا ہے ۔ جیسے عبادہ کہتے ہیں کہ میں نے رمضان المبارک کی 27 ویں شب کو سمندر کا پانی چکھا تو بالکل میٹھا تھا اور ایوب بن خالدؓ کہتے ہیں کہ مجھے نہانے کی ضرورت ہوئی میں نے سمندر کے پانی سے غسل کیا تو بالکل میٹھا تھا اور یہ شب 23 رمضان المبارک تھی ۔ واللہ اعلم بالصواب (تفسیر ابن کثیر)

11:- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس شب میں لوح محفوظ سے رزق، بارش، موت، زندگی یہاں تک کہ حاجیوں کی تعداد نقل کر کے ملائکہ کو دی جاتی ہے (روح المعانی)

12:- اس رات ہر مومن پر ملائکہ کا سلام کرنا آیا ہے (بیان القرآن) بیہقی میں حضرت انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ " شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ میں آتے ہیں اور جس شخص کو قیام و قعود اور ذکر میں مشغول پاتے ہیں اس پر صلوۃ بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور خازن نے ابن الجوزی سے اس روایت میں یسلمون بھی بڑھایا ہے یعنی سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور یسلمون کا حاصل بھی یہی ہے کیونکہ رحمت و سلامتی میں تلازم لازم ہے ۔ اسی کو قرآن مجید نے سلام فرمایا ہے (تفسیر در منثور و بیان القرآن)

13:- اس شب میں ایمان اور ثواب کی نیت سے قیام کرنے سے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں ۔ (بخاری شریف)

یہ بطور مشتے نمونہ از خروارے لکھے گئے ہیں ۔ ورنہ شب قدر کی فضیلت میں اس قدر احادیث اور روایات ملتی ہیں کہ

" میں جو گنانے پہ بھی آؤں تو گنا نہ سکوں "

شب قدر سارے رمضان میں افضل ہے اور رمضان سب مہینوں میں رمضان المبارک اس لئے افضل ہے کہ اس میں قرآن نازل ہوا [illegible] قدر

سارے رمضان میں اس لئے افضل ہے کہ اس شب میں قرآن پاک نازل ہوا۔

شب قدر کی مذکورہ بالا فضیلتیں ساری رات کے لئے ہیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"ھی حتی مطلع الفجر" (سورۃ القدر) (وہ شب طلوع فجر تک رہتی ہے) یہ نہیں کہ شب کے کسی خاص حصے میں یہ برکت ہو۔ دوسرے میں نہ ہو کیونکہ لیلۃ القدر کے عنوان سے ارشاد فرمایا گیا اگر ایسا نہ ہوتا تو اور عنوان (خاص ساعت) سے خبر دی جاتی ہے جمعہ میں ایک ساعت کی خبر دی گئی ہے (کمالات اشرفیہ 28)

اس لئے ساری رات عبادت میں بسر کرنی چاہئے اور کوئی لمحہ ضائع نہیں کرنا چاہئے یا تہجد اور آخری شب کے انتظار میں بقیہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ جس قدر وقت ملے غنیمت سمجھ کر عبادت میں بسر کریں۔

حضور ﷺ نے فرمایا:

تحرو ليلة القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (رواہ البخاری - عن عائشہ و مشکوۃ)

یعنی شب قدر کو رمضان المبارک کی آخری طاق راتوں یعنی 29,27,25,23,21 میں تلاش کرو۔

حضرت عمرؓ نے صحابہ کرامؓ کو جمع فرما کر لیلۃ القدر کی بابت سوال کیا تو اس پر اجماع ہوگیا کہ یہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ 23 یا 27 کی شب ہے۔ (ابن کثیر)

ابو داؤد شریف میں ہے کہ لیلۃ القدر ہر رمضان میں ہوتی ہے اور یہ 27 ویں شب ہے۔ ابن ابی کعبؓ نے خدائے وحدہ لاشریک لہ کی قسم کھا کر فرمایا ہے کہ "جس میں حضور ﷺ نے قیام کا حکم دیا وہ 27 ویں شب ہے۔ (روح المعانی)

ابن عباسؓ اور امیر معاویہؓ یہی نقل کرتے ہیں۔ (ابن کثیر)

امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر کی یکساں

جستجو کرے کسی ایک رات کو ترجیح نہ دے۔ (شرح رافعی) اس لئے ہمت کرکے آخری دس راتیں عبادت میں بسر کر دینی چاہئیں اور یہ آخرت اور ابدالآباد کے لئے اتنا کرنا کیا مشکل ہے جبکہ ہم دنیا کی عارضی زندگی کے لئے بہت کچھ کرتے ہیں۔

ہے یہاں فرصت کردار نفس یا دو نفس

عوض یک دو نفس قبر کی شب ہائے دراز

اگر یہ نہ ہوسکے تو طاق راتوں میں ضرور عبادت کرنی چاہئے۔ اس میں ایک تو لیلۃ القدر مل جائے گی اس کا ثواب 38 سال چار ماہ کی عبادت کا ملے گا اور بقیہ راتوں میں ہر نفل کا ثواب فرض کے برابر اور ایک نیکی کا ثواب سات نیکیوں یا اس سے زائد بھی مل سکتا ہے لہٰذا پانچ راتیں جاگ کر خدا تعالیٰ کے خزانہ سے بے حساب مال غنیمت حاصل کرنا چاہئے۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے

حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

اگر کوئی شخص نہایت ہی کم ہمت اور ضعیف ہو تو وہ ستائیسویں شب ضرور جاگ کر عبادت کرے اور لیلۃ القدر کے جستجو کے ثواب سے محروم نہ رہے۔

خوبا راہ گزار مشب اے پسر

یک شبے در کوئے بے خواباں گزر

چونکہ چاند مختلف مقامات پہ مختلف ایام میں نظر آتا ہے۔ اس لئے ہر جگہ کی تاریخ الگ ہوتی ہے کہیں انیس ہے تو کہیں بیس۔ اس لئے شب قدر مختلف اوقات میں ہوسکتی ہے۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

" اختلاف مطالع و مغارب کی وجہ سے شب قدر کا ہر جگہ جدا ہونا لازم ہے۔ جواب یہ ہے کہ اس میں کوئی محذور لازم نہیں آتا کہ یہ برکات کسی کو کس وقت میں ملیں اور کسی کو کس وقت میں۔ اسی طرح ملائکہ کا نزول ہر جگہ مختلف وقت میں ہو۔ (تفسیر بیان القرآن 901)

نیز فرماتے ہیں کہ تم نے بہ گمان شب قدر عبادت کی تو انشاء اللہ تم کو شب قدر کا ہی ثواب ملے گا یہ گھڑی ہوئی بات نہیں ہے۔ حدیث اس کی اصل ہے

" انما الاعمال بالنیات " سب اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

پھر ممکن ہے اس قاعدہ کلیہ سے کسی کی تسلی نہ ہو تو پھر دوسری حدیث موجود ہے:

" الصوم یوم تصومون والفطر یوم تفطرون والاضحی یوم تضحون "

روزہ اس دن ہے جس دن روزہ رکھتے ہو عید الفطر اس دن ہے جس دن صدقہ فطر دیتے ہو اور قربانی اس دن ہے جس دن قربانی کرتے ہو (احکام العشر الاخیر ص 39)

کیونکہ حق تعالی کسی خاص زمان یا کسی مکان میں ایک فضیلت پیدا کرکے اس کے پابند نہیں ہوجاتے کہ دوسرے مکان یا زمانے میں اس فضیلت کو پیدا نہ کرسکیں بلکہ وہ ہر رات اور ہر دن میں اس فضیلت کو پیدا کرسکتے ہیں۔

رہا یہ کہ امکان سے وقوع ثابت نہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری نصوص سے اس کا وقوع ثابت ہو رہا ہے کہ حق تعالی ایسا ہی کرتے ہیں کہ جو برکت ایک تاریخ میں تمہارے واسطے ہے وہی برکت دوسرے کے لئے دوسری تاریخ میں پیدا کر دیتے ہیں جن کو وہ اپنی تحقیق کے موافق سمجھتے ہیں۔ خدا تعالی کو برکت کا ایک رات سے دوسری رات میں منتقل کرنا کیا مشکل ہے۔ انکی تو یہ شان ہے کہ "اولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنت "

ترجمہ: یہی لوگ ہیں اللہ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیں گے (الیسر مع العسر ص 41)

چاند کی تاریخوں کے اختلاف کے سبب پاک و ہند میں مکہ معظمہ کے عید

کا روزہ یوم عرفہ ہوتا ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں " یہاں تو عرفہ کل ہی تھا پرسوں نہ تھا اور کل جو روزہ رکھا گیا وہ عرفہ ہی کا روزہ تھا اور اس روزہ کا تم کو وہی ثواب ملے گا جو عرفہ کے روزہ کا ملتا ہے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ شریعت نے ہم کو واقعہ پر عمل کرنے کا مکلف نہیں فرمایا بلکہ صرف اس بات کا مکلف کیا ہے کہ جو بات قواعد شرعیہ سے ہم کو تحقیق ہو جائے اس پر عمل کریں۔ خواہ وہ واقعہ میں بات ہو یا نہ ہو۔

مثلاً شریعت کا حکم ہے کہ عین طلوع آفتاب کے وقت نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ پس جب ہم کو آفتاب کا کنارہ نظر آجائے اس وقت نماز پڑھنے کو ناجائز کہیں گے۔ حالانکہ اس وقت کے اصول ریاضی سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جس وقت آفتاب کی ٹکیہ نظر آتی ہے اس وقت آفتاب طلوع نہیں ہوتا بلکہ اس کے بعد ہوتا ہے کیونکہ طلوع نام ہے آفتاب کے اس نقطہ پر آجانے کا جس کو افق کا نقطہ کہتے ہیں اور یہ بات آج کل ثابت ہوچکی ہے کہ جس وقت آفتاب کا قرص ہم کو نظر آتا ہے اس وقت واقع میں وہ قرص اس نکتہ سے اوپر نہیں نکلا ہوتا نیچے ہی رہنے کی حالت میں نظر آتا ہے پس اگر واقع کا اعتبار کیا جائے تو وہ وقت طلوع آفتاب کا نہیں اور ممانعت تھی نماز کی صرف طلوع آفتاب کے وقت تو چاہیے تھا کہ اس وقت بھی نماز جائز ہوتی مگر شریعت نے چونکہ ہم کو واقع پر عمل کرنے کا مکلف نہیں فرمایا بلکہ جو بات احکام شرعیہ سے ثابت ہے اس پر عمل کرنے کا ہم کو حکم دیا ہے اور وہ حکم یہ ہے کہ:

" جب طلوع تم کو محسوس ہو نماز مت پڑھو' خواہ واقع میں کچھ ہو اسی طرح ہے کہ غروب آفتاب سے قبل افطار ناجائز ہے۔ بعد غروب جائز ہے۔"

تو جس وقت تک آفتاب کی ٹکیہ کا کچھ حصہ ہم کو نظر آتا ہے اس وقت تک اس کو جائز نہیں کہیں گے کیونکہ آفتاب کی ٹکیہ کا کچھ حصہ ہم کو نظر آرہا ہے تو شرعاً وہ وقت غروب آفتاب کا نہیں کہلایا جاسکتا لیکن ریاضی کے قاعدے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اس وقت غروب آفتاب ہو چکا ہوتا ہے اور ہم کو افق سے

نیچے ہی ہونے کی حالت میں نظر آتا ہے تو اگر واقعہ کا اعتبار کیا جائے تو اس وقت افطار کو جائز کردیا جاتا مگر چونکہ ہم کو شریعت نے واقعہ پر عمل کرنے کا مکلف نہیں فرمایا بلکہ قواعد شرعیہ کی روسے جو بات ثابت ہو چکی ہے اس پر عمل کا حکم فرمایا - خواہ واقعہ میں اس وقت غروب ہوگیا تھا -

(نموذج الملفوظات جزو اول ملقب بہ ارمغان عید)

پس اپنے یہاں کے چاند کی تاریخ کے مطابق لیلۃ القدر کی جستجو کرو اور ثواب میں وسوسہ نہ کرو - انہی تاریخوں میں شب قدر کا ثواب ہے -

دراصل لیلۃ القدر کی جو شان و برکات ہیں وہ لیل و نہار کے ساتھ مقید نہیں بلکہ ارادہ حق کے تابع ہیں - اس کی مثال بارش کی طرح ہے کہ یہاں کے کرۃ النسیم کے نیچے آج بارش ہے اور کلکتہ کے کرۃ النسیم کہ نیچے کل بارش ہے اگر شب قدر بھی ایسی ہو کہ یہاں آج ہے اور کلکتہ میں کل ہے تو اس میں اشکال کی کیا بات ہے - آخر بارش میں کیا ایسا اختلاف نہیں ہوتا؟ (البدائع - مطبوعہ تھانہ بھون ص 268)

شب قدر میں نیند نہ آنے کی تدبیر یہ ہے کہ متفرق اعمال شروع کردیئے جائیں تاکہ توجہ منقسم رہے -

کچھ دیر نوافل پڑھے، پھر تلاوت شروع کردی پھر ذکر کرنے لگے - پھر وعظ شروع کردیا - اگر تجدید نشاط کے لئے بیچ میں تھوڑی بات بھی کرے تو مضائقہ نہیں - جیسے حضور ﷺ حضرت عائشہؓ سے باتیں کرتے تھے - باتیں کرنا مقصود نہ تھیں بلکہ طبیعت کی تازگی کے لئے ایسا فرماتے - اس طرح نفس کو خوش رکھ کر جاگے اور اگر تھکان ایسی ہوجائے کہ نیند سے بے قابو ہو جائیں تو سوئے رہیں کیونکہ ارشاد ہے "فلیر قد"

ایسی حالت میں سونے ہی میں فضیلت ہے -

بہرحال عبدیت مطلوب ہے - خواہ سونے میں ہو یا جاگنے میں، اپنے کو خدا کے سپرد کردے - اتباع نفس کے لئے کچھ نہ کرے - یہی عبدیت ہے - (کمالات

اشرفیہ ص 119)

جاگنے کی ایک تدبیر چائے کا استعمال بھی ہے، کالی مرچ کے چند دانے بھی چبائیں تو بھی نیند زیادہ نہ ستائے گی - نیز سورۃ الاعراف کی آیت 54 تا 56 پارہ 8 پڑھ کر دعا کرو - نیند جاتی رہے گی - (اعمال قرآنی)

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ :

حضور ﷺ نے فرمایا : اگر تو شب قدر کو پائے تو یہ دعا مانگنا "اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی"

ترجمہ :- اے اللہ ! آپ معاف کرنے والے ہیں - معاف کرنے کو پسند کرتے ہیں - پس مجھ سے درگزر فرمایئے - (مشکوۃ)

لیلۃ القدر میں عشاء اور تراویح کے بعد یہ دعا اہتمام سے مانگنی چاہئے اور اگر ہو سکے تو ان راتوں میں اس دعا کی ایک تسبیح پڑھ لینی چاہئے - عارف رومی رحمہ اللہ کا یہ شعر گویا اس دعا کا ترجمہ ہے -

اے محب عفو از ما عفو کن
اے طبیب رنج ناصور کن

عارف باللہ حضرت مرزا جان جاناں رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھ کو لیلۃ القدر مل جائے تو میں اللہ سے یہ دعا مانگوں گا کہ صحبت نیک عطا فرما (القول العزیز ص 28)

واقعی نیک صحبت حق تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے -

یک زمانہ صحبت با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

قال لما دخل رمضان ان ھذا الشھر قد حضرکم وفیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرمھا فقد حرم الخیر کلہ ولا یحرم فیہ الا محروم (رواہ ابن ماجہ و اسنادہ حسن)

ترجمہ :- حضور ﷺ نے ماہ رمضان المبارک میں فرمایا : " یہ مہینہ جو تمہارے

Scanned with CamScanner

پاس آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا وہ ساری خیر سے محروم ہوگیا اور محروم کے سوا خیر سے کوئی محروم نہیں ہوتا۔"

اس حدیث میں لیلۃ القدر میں بالکل غافل عبادت ہونے سے سخت وعید ہے۔ اس لئے کم از کم اس شب میں نماز فجر اور عشاء باجماعت اہتمام سے پڑھ لے کیونکہ جو شخص عشاء اور فجر دونوں نمازیں با جماعت ادا کرے اس کو لیلۃ القدر سے حصہ مل جائے گا۔

یعنی یہ بھی جاگنے والوں میں شمار ہوگا مگر اس کا جاگنے والوں میں شمار ہونا ایسا ہے جیسے چاندی کے چمچوں میں گلٹ کا چمچہ چاندی کی قلعی کرکے رکھ دیا جائے حضرت ابن المسیبؒ کا ارشاد ہے کہ:

"عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ لینا بھی فضیلت لیلۃ القدر کے لئے کافی ہے کیونکہ فوت جماعت فجر غیر اختیار ہے۔ اس لئے یہ فوت منقص ثواب لیلۃ القدر نہ ہوگا (کمالات اشرفیہ ص 52)

جو اس بابرکت شب میں فجر اور عشاء کی نماز با جماعت نہیں پڑھ سکتا واقعی وہ محروم ہے۔

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
تجھ سے کیا ضد تھی تو اگر کسی قابل ہوتا

1: ابو داؤد طیالسیؒ فرماتے ہیں: اس رات میں فرشتے زمین پر سنگ ریزوں کی گنتی سے زیادہ ہوتے ہیں۔

2: عبدالرحمن بن ابو یعلیؒ فرماتے ہیں اس رات میں ہر امر سلامتی ہے۔ کوئی نئی بات (بدعت) پیدا نہیں ہوتی۔

3: حضرت قتادہؓ اور حضرت ابن زیدؓ فرماتے ہیں: یہ رات سراسر سلامتی والی رات ہے۔ یہ رات بالکل صاف ہوتی ہے۔

4: حضور ﷺ نے فرمایا کہ: یہ رات بالکل صاف اور ایسی روشن ہوتی ہے گویا چاند چڑھا ہوا ہے۔ سکون اور دل جمی ہوتی ہے نہ سردی زیادہ ہوتی ہے نہ گرمی۔

اس کی صبح سورج سے شعاعیں نہیں نکلتی بلکہ چودھویں رات کی طرح بالکل صاف نکلتا ہے۔ اس دن اس کے ساتھ شیطان بھی نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ دھوپ چڑھ جاتی ہے۔

5: ابو داؤد طیالسیؒ فرماتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا: لیلۃ القدر پرسکون سردی گرمی سے خالی ہوتی ہے۔ اس کی صبح کو سورج مدھم روشنی والا سرخ رنگت میں نکلتا ہے۔

بعض لوگ جانماز کے نیچے لکڑی لے کر بیٹھتے ہیں کہ یہ سونے کی ہو جائے گی۔ بعض کہتے ہیں کہ شب قدر میں کچھ نظر آتا ہے۔ حالانکہ عبادت' دنیا یا کسی طمع کے لئے نہیں کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کا اجر عطا فرما دیں گے۔ بندے کا کام عبادت کرنا ہے۔

حضرت عارف شیرازی فرماتے ہیں:

تو بندگی چوگدایاں بشرط مزد مکن
کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

ڈاکٹر اقبال مرحوم کہتے ہیں:

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا کی ہے
اے بے خبر جزا کی تمنا بھی چھوڑ دے

"اس میں ضروری نہیں کہ کچھ نظر آئے جب ہی اس کی برکت میسر ہو بلکہ کچھ نظر آئے یا نہ آئے عبادت کرے اور اس کی برکت حاصل کرے اور مقصود یہ ہو کہ اس رات کی برکت اور جس قدر ثواب ممکن ہو حاصل کرے کسی چیز کا نظر آنا مقصود نہیں۔ (بہشتی زیور سعیدی ص 295 - ج - 2)

بعض لوگ شب قدر میں جمع ہو کر شب بیداری کا خاص اہتمام کرتے ہیں یہ مکروہ ہے اگر اتفاقاً" دو چار آدمی جمع ہوجائیں تو اور بات ہے۔ غرض ہر شخص حسب ہمت عبادت میں مشغول رہے۔

بعض مساجد میں آئمہ نوافل یا صلوۃ التسبیح با جماعت پڑھاتے ہیں۔ احناف

کے نزدیک نوافل کی جماعت مکروہ ہے۔ (اصلاح الرسوم ص 128)

اکثر مساجد میں لیلۃ القدر میں ختم قرآن پاک کا اہتمام کرتے ہیں اگرچہ یہ ایک نعمت عظمیٰ ہے لیکن حافظ کے لئے چندہ جمع کرنے اور شیرینی تقسیم کرنے میں اکثر وقت برباد ہوتا ہے اور وہ شور ہوتا ہے کہ الامان۔

بعض علماء کے نزدیک تو بلند آواز سے مسجد میں تلاوت اور ذکر بالجہر سب ناجائز ہے۔ (خلاصۃ الفتاویٰ) تو اس بابرکت شب میں شور و غوغا سے کتنا گناہ ہوتا ہے نیز ختم قرآن کریم کے روز مسجد میں بجلی کا خاص اہتمام کرتے ہیں۔ اس میں اسراف مسجد کا تماشہ گاہ بننا' نمازیوں کی توجہ کا بٹنا' مہتمم کا خیال بجلی کی طرف لگا رہنا اور دیگر مفاسد اصلاح الرسول مطبوعہ دہلی صفحہ 171 پر مذکور ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔

ان راتوں میں جس قدر ہوسکے نفل' نماز' تلاوت' قرآن مجید یا ذکر و تسبیح میں مشغول رہے۔ ان راتوں کو جلسوں' تقریروں میں صرف کرنا بڑی محرومی میں داخل ہے۔ تقریریں ہر وقت ہوسکتی ہیں۔ عبادت کا یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا۔

اعلان

قارئین العصر کے خدمت اقدس میں گذارش کی جاتی ہے کہ دسمبر 1998ء کو العصر کا چھٹا سال پورا ہوگیا ہے آئندہ سال کے لئے ادارہ موجودہ معیار میں کچھ تبدیلی کا ارادہ رکھتا ہے۔ تاکہ «العصر» اپنی تروتازگی سے طویل سفر خوشگواری سے طے کرے۔

لھٰذا آئندہ سال کے لئے سالانہ فیس خریداری /100 روپے جبکہ فی پرچہ /10 روپے ہوگی۔

آنے والی صدی اسلام کی ہے!

مسز صغریٰ خاکوانی' ملتان

موجودہ صدی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے طور پر سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی صدی کے ابتدائی عشروں میں مسلم دنیا کے مختلف ممالک کی ایک ایک کرکے غلامی کی زنجیریں ٹوٹیں اور مسلمانوں نے آزادی کا سانس لیا پھر ہر مسلم ملک میں ابھرتی ہوئی اسلامی تحریکوں نے نئی نسل کو نہ صرف تعلیم اور شعور بخشا بلکہ اسے مذہبی بیداری اور مسلم شناخت کے راستے پر لگا دیا۔ نتیجتاً آج مغرب کی دنیا اسلام کے خوش آئند مستقبل سے لرزہ بر اندام ہے۔ وہ لوگ خوفزدہ ہیں کہ مسلمانوں کی نسل نو جب مجاہد و غازی بن کر اٹھے گی تو استعمار کی سازشوں کے تانے بانے بکھیر کر رکھ دے گی۔ اس لئے آج اسلامی تحریکوں کا راستہ روکنے کے لئے تمام دنیا کی طاغوتی طاقتیں اکٹھی ہوگئی ہیں۔ یہود و ہنود کا یہ گٹھ جوڑ اور امریکہ کا نیو ورلڈ آرڈر اس کی قبیح ترین مثالیں ہیں۔

مغربی میڈیا نے اسلام کے خلاف گھناؤنا پروپیگنڈہ اپنی انتہا کو پہنچا دیا ہے۔ مغربی دنیا نے اسلام کو کبھی بھی ایک نظام حیات کے طور پر تسلیم نہیں کیا۔ ان کے نزدیک اسلام کا تصور نہایت مسخ شدہ ہے جو وحشت و بربریت کے قوانین کا حامل' وحشت گروہوں کا مذہب ہے جو ہمیشہ اپنوں پرایوں سے برسرپیکار رہتے ہیں۔ مغرب میں اسلام کا تعارف غلامی' عورتوں پر مظالم' تعدد ازواج' مرد کے مقابلے میں عورت کی نصف حیثیت' شکار اور ذبح کی صورت میں حیوانات پر ظلم اور منشیات کی

تجارت جیسے عنوانات کے تحت کرایا جاتا ہے - آج مغرب کی استعماری قوتیں اور یہودی لابی میڈیا کو اسلام کے خلاف بہت بڑے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہی ہے اور غیر اسلامی افکار اور مغربی ثقافتی یلغار سے مسلمان نسل کو مرعوب اور گمراہ کرنے میں کافی حد تک کامیاب ہو رہی ہے - آج امریکہ' آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک مل کر ایک سازش کے ذریعے سودی نظام کے تحت ہمیں معاشی بدحالی کا شکار کر رہے ہیں - کمپیوٹر نے انٹرنیٹ سے ملا کر پوری دنیا کو ایک عالمی گاؤں (Global Village) میں بدل دیا ہے - نئی صدی میں داخلہ کا غلغلہ ہے -

اسلام بھی اسی کرہ ارضی کا حصہ ہے - تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا کی تبدیلیوں سے اسلامی دنیا بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکی - اس وقت پوری دنیا میں اسلام کی بیداری کی لہر پیدا ہوچکی ہے اور دنیا کے مختلف ممالک میں لوگ بے راہ روی اور بے عملی کی روش چھوڑ کر تیزی سے اسلام کی جانب مائل اور متوجہ ہو رہے ہیں - ہر آنے والے دن میں ہماری تعداد بڑھ رہی ہے - ہمارے حفاظ قرآن کی تعداد بڑھ رہی ہے - ہماری دینی جماعتوں اور تحریکوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے - انفرادی طومر پر ہمارے لوگوں نے قرآن حکیم کی طرف رجوع کرنا شروع کر دیا ہے - چنانچہ وہ قرآن کی تلاوت میں دن رات ذوق و شوق سے لگے ہوئے ہیں اور قرآن فہمی کی طرف مائل ہو رہے ہیں - گھر گھر اور محلہ محلہ درس اور وعظ کے سلسلے شروع ہیں - یہ محض خوش فہمی نہیں فی الحقیقت خوش قسمتی ہے کہ دنیامیں سب اپنے پرائے آنے والی صدی کو ایک بڑی اسلامی تبدیلی کی صدی گردان رہے ہیں - ابھی حال ہی میں شمالی امریکہ کے مسلم عرب جوانوں نے الجزائر کے اسلامی مرکز میں ایک سیمینار منعقد کروایا جس کا اہم ترین موضوع تھا "اسلام کا مستقبل" - اس پر اظہار خیال کرتے ہوئے ڈاکٹر یوسف القرضاوی نے بڑی خوش آئند بات کہی -

"ہمیں اپنے گردو پیش اسلامی بیداری کی لہروں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے - خود مغرب اور اس کے حواری آج اس بات سے نہایت خوفزدہ ہیں کہ اسلام آہستہ آہستہ دنیا کا پسندیدہ مذہب کیوں بنتا جا رہا ہے - مستقبل میں ایک عظیم اسلامی معاشرے کا قیام

یقینی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے - مستقبل میں ایک عظیم اسلامی معاشرے کا قیام یقینی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے - دنیا عنقریب دیکھے گی کہ اسلام ہی دنیا کی واحد سپر پاور اور امن کا پیغام بر دین ہوگا - دوسرے بنیادی مذاہب کے مقابلے میں اسلام کی انفرادیت' سچائی' بڑائی' سادگی اور فطری پن اسے تمام انسانیت کے لئے پسندیدہ' قابل عمل اور قابل قبول بناتا ہے" -

ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج مغرب کی خاندانی زندگی بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے - ہر شخص صرف اپنے بارے میں سوچ رہا ہے - محبت اور ایثار کے انسانی جذبے ناپید ہیں یہ طرز عمل اپنے خالق کے بتائے ہوئے ضابطہ حیات سے منہ موڑنے اور من مانی کرتے ہوئے غیر فطری زندگی اختیار کرنے کا نتیجہ ہے - آج کی مغربی دنیا تھکی ہاری' لٹی پٹی اور بے سکون ہے - مادی ترقی اور تیز رفتاری کی اس دوڑ میں مسلسل مقابلے کی فضا نے انسان کو اعصاب شکستہ کر دیا ہے اور وہ بے منزل اور بے مقصد بھاگ رہا ہے - مشرق و مغرب کی بے چینی' بے راہ روی' عریانی' اخلاقی پستی اور مادیت پسندی کا واحد حل اسلام ہے -

اسی صدی کے ایک ذہین و فطین انسان برناڈ شا کی پیشن گوئی ہے کہ !

"مغربی دنیا اسلام کی طرف آ رہی ہے اور مستقبل میں محمد ﷺ کا دین یورپ میں مقبول ہوکر رہے گا - درحقیقت یہ دین آج بھی یورپ میں پسندیدہ ہے - دراصل قرون وسطیٰ میں عیسائی مذہبی طبقے نے اپنی ناواقفیت یا پھر گھناؤنے تعصب کی بناء پر اسلام کی تصویر کو زیادہ سے زیادہ بھیانک بنا کر پیش کیا تھا - میرے نزدیک یہ فرض ہے کہ محمد ﷺ کو انسانیت کا نجات دہندہ قرار دیا جائے - مجھے پورا یقین ہے کہ ان جیسا آدمی اگر آج دنیا کی قیادت سنبھال لے تو وہ یقیناً" ساری مشکلات کے حل میں کامیاب ہوسکے گا اور دنیا کو امن و فلاح سے بہرہ یاب کر دے گا - آج دنیا ان دونوں چیزوں کی کتنی زیادہ محتاج ہے"-

15 دسمبر 97ء کے امریکی ہفت روزہ "نیوز ویک" میں ایک مضمون (Alien Europe) (اجنبی یورپ) کے عنوان سے شائع ہوا ہے - اس مضمون کے ساتھ ایک مسلمان

جوڑے کی تصویر دی گئی ہے۔ عورت نے سیاہ رنگ کا برقعہ پہن رکھا ہے جبکہ اس کی پانچ سالہ بچی نے سر پر سفید سکارف باندھا ہوا ہے اور اس نے اپنے ہاتھ میں قاعدہ تھاما ہوا ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے کہ اس طرح کے مسلمان تیزی سے یورپ میں بڑھ رہے ہیں۔ ان کا اپنا کلچر ہے جو یورپ سے مختلف ہے چنانچہ آج کا یورپ اپنے کلچر سے بیگانہ ہوتا جا رہا ہے۔ مضمون نگار نے اعداد و شمار کے ساتھ مسلمانوں کا یورپی ملکوں میں تناسب بتایا ہے کہ اٹلی میں دو فیصد، جرمنی میں پانچ فیصد، پراگ میں دس فیصد، بڈاپسٹ میں 5 فیصد اور سوئزر لینڈ میں چھ فیصد مسلمان ہیں۔ فرانس جو مذہباً کیتھولک ملک ہے وہاں مسلمانوں کی تعداد پروٹسٹنٹ عیسائیوں اور یہودیوں سے زیادہ ہوگئی ہے۔ اٹلی میں اسلام دوسرا بڑا مذہب بن چکا ہے۔ جرمنی میں ترک مسلمانوں کی تعداد بیس لاکھ تک پہنچ چکی ہے۔ یہی حال سپین، برطانیہ اور بیلجیم کا ہے۔ غرض وہ یورپ کہ جس نے ایک سو سال تک اپنی کالونیوں کو اپنے کلچر سے نوازا اور ایشیا اور افریقہ سے لاکھوں لوگ "مذہب اور تعلیم یافتہ" بنانے کو یورپ بھیجے آج وہی لوگ یورپ کے کلچر کے متوازی اپنے کلچر کا پورا پورا تحفظ کرکے یورپین افراد کو متاثر کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہو رہے ہیں۔ نیوز ویک کے اس مضمون (اجنبی یورپ) کے وقائع نگار کرسٹوفر ڈکی نے آخر میں جو نتیجہ نکالا وہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

"یہ ہمارے شہروں میں بسنے والے مسلمان، ان کو ہم خود یہاں لائے ہیں اب ان کا یہاں سے نکلنا ناممکن ہے۔ یہ اپنے دین کو چھوڑنے والے نہیں۔ یہ ایک غالب عنصر ہیں۔ تہذیبوں کے تصادم میں مسلمان تہذیب مارکیٹ کی تہذیب ہے اور مارکیٹ میں وہی چیز مقام بناتی ہے جو اعلیٰ ہو۔ یہ یورپ کے مستقبل کی تہذیب ہے اور یہ یورپ کا آئندہ دین ہے۔ یورپ کا چہرہ بدل رہا ہے اور مستقبل میں یہ چہرہ ایک اسلامی چہرہ ہوگا"۔ (انشاء اللہ)

امریکہ میں مقیم مسلم خواتین کی انجمنوں کی تعداد میں تقریباً چھ گنا اضافہ ہوگیا ہے اور یہ انجمنیں امریکی معاشرے میں بدکرداری اور اخلاقی پستی جس انتہا کو جا

پہنچی ہے وہاں کے لوگ خود اس سے عاجز و بیزار ہیں چنانچہ ایڈز کے خدائی عذاب نے ان کی اس حد تک آنکھیں کھول دی ہیں کہ آج بعض ریستورانوں میں ایسے نوٹس (Notice) لگے عام نظر آتے ہیں کہ "نیم برہنہ اور عریاں خواتین کا داخلہ بند ہے" نیز اخباروں میں ایسی خبریں پڑھنے کو ملتی ہیں کہ 1994ء کے صرف ماہ اگست میں دو ہزار نوجوان طالبات نے بے حیائی اور بدکرداری سے پرہیز کی قسم کھائی ہے۔ لاکھوں والدین نے اپنی بیٹیوں کو حیا کی نشانی کے طور پر انگوٹھیاں خرید کر پہنائیں اور حلف لیا کہ وہ باعصمت رہیں گی۔ آج انکے ہاتھوں میں پہنی یہ انگوٹھیاں ان کی شرافت کی دلیل اور خود ان کے لئے باعث فخر ہیں۔

امریکہ کی بات ہو رہی ہے تو میں یہاں امریکہ کے پہلے صدر جارج واشنگٹن کے پڑپوتے جارج اشتون کے قبول اسلام کی ایمان افروز واردات قلبی کا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتی ہوں جو انہوں نے سعودی انگریزی سروس کے سامنے بیان کی تھی۔ فرماتے ہیں۔

میری افغانستان میں بطور صحافی کیمرہ مین کے مشہور رسالہ (Times) کی طرف سے تعیناتی ہوئی۔ وہاں میں نے عام افغان مجاہدین کے اندر جو اسلامی روح محسوس کی اس نے مجھے متحیر کرکے رکھ دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ عین معرکہ جنگ میں وقت آنے پر نمازوں کے لئے کھڑے ہوجاتے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اپنے خالق و مالک کو راضی کرنے کے لئے ہم یہ عبادت کرتے ہیں۔ جب میں انہیں جوش و جذبے کے ساتھ جہاد کرتے دیکھتا کہ نہتے ہوتے ہوئے بھی وہ ایک بڑی فوجی طاقت کے ساتھ لڑ رہے ہیں تو میں اپنے دل میں کہا کرتا کہ یہ لوگ کمزور اور نہتے ہونے کے باوجود اپنے طاقتور دشمن پر یقیناً" فتح و غلبہ حاصل کرلیں گے۔ اس لئے کہ ان کے دلوں میں وہ ایمان موجزن ہے جس سے روسی فوج محروم ہے۔ میں نے قیام افغانستان کے دوران احادیث نبویؐ کا مطالعہ شروع کر دیا تھا۔ ایک حدیث میں جناب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا تھا کہ "وہ اپنے ایمان کی بدولت کامیاب و کامران ہوں گے"۔ اور ہوا بھی یہی کہ ایمان کی قوت سے افغان مجاہدین بالآخر جدید

ترین جنگی سازو سامان سے لیس روسی فوج کو شکست دینے میں کامیاب ہوگئے"۔

"سنڈے ٹیلی گراف" میں شائع ہونے والے ایک مضمون کے مطابق 1989ء سے 1998ء تک برطانیہ میں بیس ہزار لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ ان میں ایک سینئر جج لارڈ جسٹس اسکارٹ کا صاحبزادہ اور صاحبزادی اور ممتاز برطانوی شخصیت سرولیم ویلکس کا بیٹا میتھیو ویلکنس بھی شامل ہیں۔ برطانیہ کے ایک مشہور و معروف گلوکار اور موسیقار کیٹ اسٹیونز کے قبول اسلام کا تذکرہ بھی نہایت دلچسپ ہے۔ انہوں نے جب قرآن پڑھا تو وہ ان کے دل میں اترتا چلا گیا اور جب سورہ یوسف پڑھی تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔ سورہ یوسف کے مرکزی کردار حضرت یوسف علیہ السلام کے نام پر اپنا نام یوسف اسلام رکھا۔ وہ اب بھی گاتے ہیں لیکن اب صحرائی پس منظر میں "طلع البدر علینا" جیسی نعت یا پھر اسلام کی عظمت کے گیت گاتے ہیں۔ شاعری بھی ان کے اپنے دل کی آواز ہوتی ہے۔ انہوں نے بوسنیا کے مظلوموں پر بھی بہت درد انگیز گیت لکھے ہیں۔ آج یوسف اسلام' اسلام کے نمائندے کی حیثیت سے تعلیمی' تبلیغی اور تدریسی میدان میں بہت موثر اور مفید کام کر رہے ہیں۔

برطانیہ کی بات ہو رہی ہے تو یہاں کی ویلز یونیورسٹی کے اسلامک سنٹر فارسٹڈ سٹڈیز لندن کے ڈائریکٹر کا ذکر ضروری ہے جو اس بات پر تحقیق کر رہے ہیں کہ برطانوی خواتین اتنی تیزی سے اسلام کیوں قبول کر رہی ہیں۔ اب تک محققین اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام قبول کرنے والی خواتین اکثر متوسط طبقے سے تعلق رکھتی ہیں اور ملازمت پیشہ ہیں۔ اسلام قبول کرنے والی خواتین کے خلاف حکومتی کارروائیوں کے باوجود نومسلم خواتین ملازمتوں سے فراغت تو قبول کرلیتی ہیں مگر اسلام چھوڑنے کا ذکر تک سننا گوارہ نہیں کرتیں۔

اٹلی یورپ ہی کا ایک اہم ترین ملک اور کیتھولک عیسائی فرقے کا گڑھ ہے۔ اس کے دارالخلافہ روم میں جہاں ویٹی کن سٹی اور پوپ پال کی رہائش گاہ موجود ہے اسلامک سنٹر کا افتتاح ریاض کے گورنر شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز نے اٹلی

کے صدر کے ہاتھوں کروایا اور افتتاح کے موقع پر ویٹی کن سٹی کے ایک نمائندے کی شرکت پوری دنیا کے لئے ایک حیران کن خبر تھی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مؤتمر عالم اسلامی اس قسم کے اسلامک سنٹر ہالینڈ' بیلجیم' جنیوا اور میڈرڈ میں بھی قائم کر چکی ہے۔

فرانس میں 1991ء سے مسلم طالبات اور فرانسیسی حکومت کے درمیان سکارف اور حجاب کا مشہور جھگڑا مدتوں عدالتوں کی رونق اور اخباروں کی زینت بنتا رہا۔ جس سے عالم عیسائیت کی اسلام کے لئے تنگ نظری اور بے انصافی سامنے آتی ہے۔ آخر ہیومن رائٹس کمیشن حرکت میں آئی اور عدالت سے مسلم طالبات کو مذہبی آزادی کا حق دلوانے میں کامیاب رہی۔ اب فرانس میں 1991ء والی کیفیت نہیں یہاں اسلام کا کارواں بڑی تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ فرانس کی سرزمین نے مسلمانوں کے لئے اپنی بانہیں پھیلا دی ہیں۔ آج فرانس میں اسکارف اور حجاب مسلم خواتین کا امتیازی نشان ہے اور حکومت کے معاندانہ رویہ کے باوجود خواتین اسلام کے اس عالمی قافلے میں جوق در جوق شریک ہو رہی ہیں۔ میرے سامنے تبلیغی جماعت کی ایک خاتون نے اپنے دورہ فرانس کا ذکر کرتے ہوئے حلفیہ بتایا کہ ہماری تبلیغ سے متاثر ہوکر صرف ایک دن میں ایک سو خواتین نے برقعے سلوائے تھے اور شرعی پردہ بخوشی اختیار کرلیا تھا۔

جرمنی کی برلن یونیورسٹی کی شعبہ سوشل سٹڈیز کی طالبہ اریکہ سیفرٹ جن کا اب اسلامی نام رقیہ ہے اپنے قبول اسلام کی وجہ یوں بیان کرتی ہیں۔

"میں اس لئے مسلمان ہوئی کہ یورپی طرز زندگی سے میں بیزار ہوچکی تھی۔ یورپی زندگی خصوصاً" خواتین کے لئے انسانی فطرت کے قطعاً" خلاف ہے۔ یورپ میں عورت کو صرف فیشن کی حیثیت سے قبول کیا جاتا ہے یہاں سیرت سے زیادہ صورت کو اہمیت حاصل ہے۔ یورپین معاشرے میں دولت خدا ہے میرے خیال میں اسلام فطرت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے امت مسلمہ کا ایک فرد بننے کا فیصلہ کیا۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ کتاب

ترین جنگی سازو سامان سے لیس روسی فوج کو شکست دینے میں کامیاب ہوگئے"۔

"سنڈے ٹیلی گراف" میں شائع ہونے والے ایک مضمون کے مطابق 1989ء سے 1998ء تک برطانیہ میں بیس ہزار لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں - ان میں ایک سینئر جج لارڈ جسٹس اسکارٹ کا صاحبزادہ اور صاحبزادی اور ممتاز برطانوی شخصیت سرولیم ویلکس کا بیٹا میتھیو ویلکنس بھی شامل ہیں - برطانیہ کے ایک مشہور و معروف گلوکار اور موسیقار کیٹ اسٹیونز کے قبول اسلام کا تذکرہ بھی نہایت دلچسپ ہے - انہوں نے جب قرآن پڑھا تو وہ ان کے دل میں اترتا چلا گیا اور جب سورہ یوسف پڑھی تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے - کلمہ پڑھا اور مسلمان ہو گئے - سورہ یوسف کے مرکزی کردار حضرت یوسف علیہ السلام کے نام پر اپنا نام یوسف اسلام رکھا - وہ اب بھی گاتے ہیں لیکن اب صحرائی پس منظر میں "طلع البدر علینا" جیسی نعت یا پھر اسلام کی عظمت کے گیت گاتے ہیں - شاعری بھی ان کے اپنے دل کی آواز ہوتی ہے - انہوں نے بوسنیا کے مظلوموں پر بھی بہت درد انگیز گیت لکھے ہیں - آج یوسف اسلام' اسلام کے نمائندے کی حیثیت سے تعلیمی' تبلیغی اور تدریسی میدان میں بہت موثر اور مفید کام کر رہے ہیں -

برطانیہ کی بات ہو رہی ہے تو یہاں کی ویلز یونیورسٹی کے اسلامک سنٹر فارسٹڈ سٹڈیز لندن کے ڈائریکٹر کا ذکر ضروری ہے جو اس بات پر تحقیق کر رہے ہیں کہ برطانوی خواتین اتنی تیزی سے اسلام کیوں قبول کر رہی ہیں - اب تک محققین اس بات پر متفق ہیں کہ اسلام قبول کرنے والی خواتین اکثر متوسط طبقے سے تعلق رکھتی ہیں اور ملازمت پیشہ ہیں - اسلام قبول کرنے والی خواتین کے خلاف حکومتی کارروائیوں کے باوجود نو مسلم خواتین ملازمتوں سے فراغت تو قبول کرلیتی ہیں مگر اسلام چھوڑنے کا ذکر تک سننا گوارہ نہیں کرتیں -

اٹلی یورپ ہی کا ایک اہم ترین ملک اور کیتھولک عیسائی فرقے کا گڑھ ہے - اس کے دارالخلافہ روم میں جہاں ویٹی کن سٹی اور پوپ پال کی رہائش گاہ موجود ہے اسلامک سنٹر کا افتتاح ریاض کے گورنر شہزادہ سلمان بن عبدالعزیز نے اٹلی

کے صدر کے ہاتھوں کروایا اور افتتاح کے موقع پر ویٹی کن سٹی کے ایک نمائندے کی شرکت پوری دنیا کے لئے ایک حیران کن خبر تھی - یہ امر قابل ذکر ہے کہ مؤتمر عالم اسلامی اس قسم کے اسلامک سنٹر ہالینڈ' بیلجیم' جنیوا اور میڈرڈ میں بھی قائم کر چکی ہے -

فرانس میں 1991ء سے مسلم طالبات اور فرانسیسی حکومت کے درمیان سکارف اور حجاب کا مشہور جھگڑا مدتوں عدالتوں کی رونق اور اخباروں کی زینت بنتا رہا - جس سے عالم عیسائیت کی اسلام کے لئے تنگ نظری اور بے انصافی سامنے آتی ہے - آخر ہیومن رائٹس کمیشن حرکت میں آئی اور عدالت سے مسلم طالبات کو مذہبی آزادی کا حق دلوانے میں کامیاب رہی - اب فرانس میں 1991ء والی کیفیت نہیں یہاں اسلام کا کارواں بڑی تیزی کے ساتھ رواں دواں ہے - ایسا لگتا ہے کہ فرانس کی سرزمین نے مسلمانوں کے لئے اپنی بانہیں پھیلا دی ہیں - آج فرانس میں اسکارف اور حجاب مسلم خواتین کا امتیازی نشان ہے اور حکومت کے معاندانہ رویہ کے باوجود خواتین اسلام کے اس عالمی قافلے میں جوق در جوق شریک ہو رہی ہیں - میرے سامنے تبلیغی جماعت کی ایک خاتون نے اپنے دورہ فرانس کا ذکر کرتے ہوئے حلفیہ بتایا کہ ہماری تبلیغ سے متاثر ہوکر صرف ایک دن میں ایک سو خواتین نے برقعے سلوالئے تھے اور شرعی پردہ بخوشی اختیار کرلیا تھا -

جرمنی کی برلن یونیورسٹی کی شعبہ سوشل سٹڈیز کی طالبہ اریکہ سیفرٹ جن کا اب اسلامی نام رقیہ ہے اپنے قبول اسلام کی وجہ یوں بیان کرتی ہیں -

"میں اس لئے مسلمان ہوئی کہ یورپی طرز زندگی سے میں بیزار ہوچکی تھی - یورپی زندگی خصوصاً" خواتین کے لئے انسانی فطرت کے قطعاً" خلاف ہے - یورپ میں عورت کو صرف فیشن کی حیثیت سے قبول کیا جاتا ہے یہاں سیرت سے زیادہ صورت کو اہمیت حاصل ہے - یورپین معاشرے میں دولت خدا ہے میرے خیال میں اسلام فطرت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تعلیم دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ میں نے امت مسلمہ کا ایک فرد بننے کا فیصلہ کیا - نبی آخر الزماں ﷺ پر نازل کردہ کتاب

Scanned with CamScanner

قرآن مجید میں ہمارے تمام مسائل کا حل موجود ہے"۔

یورپ اور امریکہ کی بات ہوچکی اب آتے ہیں مشرق بعید کے ممالک کی طرف اور جاپان سے شروع کرتے ہیں جاپان میں مختلف اسلامی جماعتیں تبلیغی جماعت سمیت دعوت دین کا فریضہ سرانجام دے رہی ہیں - ان کی رپورٹ کے مطابق جاپانی مردوں کی نسبت قبول اسلام میں جاپانی پڑھی لکھی خواتین زیادہ مائل ہیں - سعودی ڈاکٹر صالح مہدی کے مطابق جنہوں نے کئی مرتبہ جاپان کا دورہ کیا" جاپان کا سب سے بڑا مذہب شنٹو ازم ہے جس کی پھر کئی شاخیں ہیں جن میں ایک اوموتو کیو ہے یہ فرقہ اسلام سے بہت حد تک قریب اور توحید پر ہے - اس لئے اس فرقہ کے لوگ اسلام سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں اور دعوت و تبلیغ سن کر فوراً" اسلام قبول کرلیتے ہیں -

ہانگ کانگ میں مسلمانوں کی تعداد تین ہزار ہے - ان میں زیادہ تر چینی مسلمان ہیں - اس شہر میں چھ بڑی مساجد اور ایک عظیم الشان اسلامک سنٹر ہے جو وہاں کے لوگوں میں اسلام کے فہم و تعلیم کو عام کرنے کے لئے کوشاں ہے -

جنوبی کوریا میں اسلام کی نشرو اشاعت کا کام بڑی تندہی سے ہو رہا ہے - وہاں اسلام قبول کرنے والے نو مسلم اس کام کو آگے بہت بڑھا اور پھیلا رہے ہیں اس سلسلے میں عائشہ کم کے تاثرات پڑھیئے - فرماتی ہیں -

"اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے قبول اسلام کے بعد مجھے اپنی ساری صلاحیتیں دعوت و تبلیغ کے لئے وقف کر دینے کی توفیق عطا کر دی - میں نے کوشش کی کہ ہر تعلیم یافتہ خاتون تک اسلام کا پیغام پہنچا دیا جائے اور میری کوششیں توقع سے کہیں بڑھ کر بار آور ثابت ہوئیں اور خواتین کی بہت بڑی تعداد حلقہ بگوش اسلام ہوگئی - خصوصاً" کالجوں اور یونیورسٹی کی طالبات سے میں نے تسلسل کے ساتھ رابطہ رکھا اور وہ بہت مفید ثابت ہوا - میں خواتین کو بتاتی ہوں کہ اسلام عورت کو کیا مقام اور حیثیت دیتا ہے کس طرح خاندانی نظام کی حفاظت کرتا ہے اور میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری کی تاکید کرتا ہے"-

فلپائنی اداکار رابن کا قبول اسلام بھی اس ملک کے اخباروں میں نمایاں مقام لے رہا ہے - آج کل رابن اسلحہ رکھنے کے جرم میں قید کاٹ رہا ہے - اس کا کہنا ہے کہ "اسلام نے مجھے جذباتی اور روحانی طور پر مزید مستحکم بنا دیا ہے - اس سال میں نے جیل میں پہلی بار رمضان کے روزے رکھے" - اداکار رابن نے فلپائنی عوام سے کہا ہے کہ وہ اسلام کو بہتر طور پر سمجھنے کی کوشش کریں -

آخر میں مسلمان برادر ملک ترکی کا تذکرہ کرنا ہرگز نہ بھولوں گی جس میں اسلامی خلافت کے خاتمے کے بعد مصطفیٰ کمال پاشا سیکولر راہوں پر چل نکلا اور عربی رسم الخط، عربی میں نماز اور قرآن کی تلاوت یہاں تک کہ عربی میں اذان تک ممنوع قرار دے دی لیکن وہ مسلم ترکوں کے دلوں اور نئی نسلوں سے اسلام کو نکالنے میں کامیاب نہ ہوسکا - اسلامی تحریک بتدریج وہاں پھیلتی رہی اور آج کل وہاں ایک مثبت تبدیلی دیکھنے میں آ رہی ہے - ترکی حجاج کی تعداد میں روز بروز اضافہ اور برادر مسلم ممالک کے عوام سے ترکوں کی والہانہ محبت اسلامی انقلاب کی آمد کا پتہ دیتی ہے - استنبول، ترکی کا دارالحکومت ایک نئی سحر کی نوید دے رہا ہے - یہ عظمت اسلام کی سحر ہے آج بھی استنبول کی دیواروں پر کبھی کبھار ابھرتی یہ تحریر نہایت امید افزا ہے کہ "ترکی اسلام کا تھا، اسلام کا ہے اور اسلام کا رہے گا" گزشتہ الیکشن میں اسلامی مزاج و فکر رکھنے والی رفاہ پارٹی کی کامیابی نے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا تھا - آج کی سیکولر ذہن رکھنے والی حکومت نے حجاب اور داڑھی کو یونیورسٹی کی سطح پر ممنوع قرار دیا تو طلبہ کے احتجاجی مظاہروں اور ہڑتالوں نے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور وہ اسلام پسند طلبہ کا یہ مطالبہ ماننے پر مجبور ہوگئی کہ حجاب پہننے والی طالبات اور داڑھی رکھنے والے طلبہ کو بھی ترکی کی یونیورسٹیوں میں داخلہ مل سکتا ہے - سیاسی مبصرین ان حالات سے یہ اندازہ لگانے پر مجبور ہوگئے ہیں کہ اب ترکی میں اسلامی تحریک کو روکنا ناممکنات میں سے ہوگا -

مضمون کی طوالت کے پیش نظر دیگر برادر اسلامی ممالک کا مختصراً" ذکر کرتی ہوں - الجزائر، سوڈان اور مصر میں آئے دن اسلام پسند عناصر کی سینکڑوں کی تعداد

Scanned with CamScanner

میں اپنوں کے ہاتھوں ہلاکت سے اتنا تو اندازہ ہوجاتا ہے کہ وہاں اسلامی تحریکیں کس جذبہ صادق کی حامل ہیں اور ایثار و قربانی کے کس مقام بلند پر جا پہنچی ہیں جس کے بعد کامیابی قدم چومتی ہے۔

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی یہ ابھرے گا جتنا کہ دبا دیں گے

قرآن حکیم میں اللہ کا وعدہ تکمیل ایمان کی شرط کے ساتھ پوری آب و تاب کے ساتھ موجود ہے۔(وانتم الاعلون ان کنتم مومنین) اور کتب احادیث میں ایسی حدیثیں بھی موجود ہیں جن میں دنیا کے خاتمے سے قبل پورے کرہ ارضی پر خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کی خوشخبری ملتی ہے۔ الغرض دنیا کی موجودہ فرسٹریشن اور اعصابی و اخلاقی بیماریوں کا علاج اسلام ہے۔ اسلام میں ہی نفرت و جنگ کی آگ کے دہانے پر کھڑی انسانیت کے لئے امن و سلامتی کا پیغام ہے۔ اسلام ہی آج کی پیاسی روحوں کے لئے چشمہ آب حیات ہے اور تپتے صحرا کے مسافروں کے لئے واحد گلستان۔ بقول علامہ اقبال۔

آسماں ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش
اور ظلمت رات کی سیماب پا ہوجائے گی
پھر دلوں کو یاد آجائے گا پیغام سجود
پھر جبیں خاک حرم سے آشنا ہوجائے گی
شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے!
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے!

بشکریہ ماہنامہ میثاق

"سائنس کی ترقیات اور انسانیت کا مستقبل

سلطان محمد - پشاور

انسان شروع ہی سے فطرت کو سمجھنے اور اسے تسخیر کرنے کی کوششوں میں لگا ہوا ہے۔ اس سے اگر ایک طرف انسان اپنے تجسس (Curiosity) یعنی نامعلوم کو معلوم کرنے کے جذبے کی تسکین کرتا ہے تو دوسری طرف اس کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ اپنی اور اپنے جیسے لاکھوں دوسرے انسانوں کی ضروریات کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ اور مناسب ذرائع ہاتھ آسکیں۔

ایک وقت تھا جب قدرتی آفات اور دیگر فطری مظاہر کو سمجھنے سے انسان قاصر تھا۔ تب قدرتی آفات کی صورت میں اس کا زیادہ سے زیادہ شعوری رد عمل یہی تھا کہ کسی غار میں چھپ جائے یا کسی اور محفوظ مقام پر پناہ حاصل کرلے۔ گویا اس وقت انسان کا شعور ابھی ترقی کے ابتدائی مراحل میں تھا۔ جب کچھ ترقی ہوئی تو اس نے ان مظاہرہ کو سمجھنے اور ان کی تشریح کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت فطرت کی بہترین تشریح جو انسان کرسکا' یہی تھی کہ جب سمندروں کا دیوتا ناراض ہو جاتا ہے تو طوفان آتے ہیں اور اسی طرح دوسرے دیوتاؤں کی ناراضگی کا اظہار آندھی' بارش' سیلاب' زلزلے اور دوسرے قدرتی آفات کی شکل میں ہوتا ہے یہ انسان کی اپنے تجسس کے جذبے کی تسکین اور فطرت کی تشریح کی ایک ترقی یافتہ کوشش تھی جس میں دیوتاؤں کا تصور بنیاد کی حیثیت رکھتا تھا اور اس وقت یہ بات نامعقول بھی نہیں تھی کیونکہ یہ سب مظاہر انسان کی قوت اور اس کے بس سے باہر تھے۔ لہٰذا ایسی خیالی مافوق الفطرت ہستیوں کے سہارے انسان ان کی تشریح کرلیا کرتا تھا لیکن اس تشریح میں دو بنیادی خامیاں تھیں۔

Scanned with CamScanner

بجائے مسائل کے حل کا آسان لیکن غلط راستہ اختیار کیا جس کے سحر سے انسان بہت مدت بعد کہیں جاکر آزاد ہوا -

دوسری یہ کہ اس تشریح نے فطرت کو مسخر کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے انسان کو فطرت کے سامنے جھکنے پر مجبور کیا اور ساتھ ہی ایسے طبقے کو جنم دیا جو انسان اور دیوتاؤں کے درمیان رابطے کا کام سر انجام دیتا تھا - اسی طبقے نے بعد میں معاشی لحاظ سے بالا دست اور استحصالی طبقات کے ساتھ مل کر انسانیت کو ذہنی اور مادی ترقی سے محروم رکھنے میں اہم کردار ادا کیا -

فطرت کی یہ "غیر فطری" تشریح چل نہ سکی اور انسانیت جلد یا بدیر ایک نئے دور میں داخل ہوگئی جس میں خود ان خیالی دیوتاؤں کا وجود شک میں پڑ گیا جن کے ذریعے اب تک کائنات کی تشریح کی جاتی رہی - اس نئے دور میں انسان نے سورج کے آگے جھکنے کی بجائے سوال کرنا شروع کیا کہ سورج آخر چمکتا کیوں ہے - اسی طرح کے لاتعداد سوالات تھے جن کا جواب دینا ضروری تھا -

ہمارے لئے یہ کس قدر فخر اور امتیاز کی بات ہے کہ اس نئے دور کا آغاز کرنے والے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں - جب آپ کی قوم فطرت پرستی اور مظاہر پرستی میں مبتلا ہے تو ایسے وقت میں آپ علیہ السلام آکر انسانیت کو ذلتوں اور رسوائیوں کے گڑھے سے نکال کر عزت و شرف کے اعلیٰ ترین درجے پر پہنچا دیتے تھے - جب آپ اپنی قوم کو سورج اور چاند ستاروں کی پرستش سے نکال کر اور ان کے ظاہری حواس کی بجائے ان کے عقل و وجدان کو مخاطب کرتے ہوئے توحید کا اعلیٰ سبق دیتے ہیں تو انسانیت کے اندر مظاہر فطرت کے آگے جھکنے کی بجائے ان کی تسخیر کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اس طرح صدیوں کی رکی ہوئی انسانیت کی ذہنی اور مادی ترقی دوبارہ شروع ہو جاتی ہے -

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان کی ترقی میں سب سے اہم کردار جس عامل (Factor) نے ادا کیا وہ اس کی اپنی "محنت" ہے - جوں جوں انسان محنت کرتا گیا' توں توں اس نے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے نئے نئے آلات بنائے - (تفصیل

کے لئے دیکھیں "البدور لبازغہ" اور حجتہ اللہ البالغہ - باب الارتفاقات از حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ) اس طرح فطرت سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے بالفاظ دیگر فطرت کو تسخیر کرنے کا عمل شروع ہوگیا اور ساتھ ہی خود بخود ان سوالات کے جوابات بھی آنے لگے جو ابھی تک حل طلب تھے -

مگر یہ بات ساری انسانیت کے لئے یکساں نہیں تھی - - - !!!

ہوا یوں کہ جس دور میں انسان نے فاضل پیداوار حاصل کرنی شروع کی' اسی دور میں ایک طبقہ ایسا بھی وجود میں آیا جو اپنی چالاکی یا قوت و طاقت کی بناء پر دوسروں کی محنت پر قابض ہوگیا - پروہت طبقے (Brahmans) نے بھی انہی لوگوں کا ساتھ دیا - چونکہ فطرت کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کا مطلب اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے مترادف تھا' لہذا پیداوار پر قابض طبقے نے دوسرے لوگوں کو فطرت کے متعلق صحیح علم حاصل کرنے سے روکے رکھا اور ان لوگوں کے لئے یہ خدمت نام نہاد مذہبی (پروہت) طبقے نے سر انجام دی - جس نے توہمات اور رسوم و عقائد کے جال پھیلا کر اور آسمانی پیغاموں کی من مانی تشریح کرکے عوام کو جاہلیت میں مبتلا رکھا - (دیکھئے ! نمرود کے ساتھ آذر اور فرعون کے ساتھ ھامان برابر کے شریک ہیں) اور آج بھی بالخصوص جہاں جہاں جاگیردارانہ سماج مضبوط ہے' تعلیم اور خصوصاً سائنسی تعلیم کی مخالفت کی جاتی ہے -

اس طرح انسانیت اپنے شعوری سفر کے ابتداء میں ہی دو طبقوں میں تقسیم ہوگئی - ایک وہ طبقہ جن کا کام محنت کرنا تھا اور دوسرا وہ طبقہ جو اس محنت کی کمائی پر عیش کرتا اور مزے اڑاتا - ظاہر ہے ایسی صورت میں جو بھی ترقی ہوگی اور فطرت کو تسخیر کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے جو نئے ذرائع دریافت کئے جائیں گے ان پر اسی استحصالی طبقے کی اجارہ داری ہوگی -

اور ہوا بھی یہی - - - - !!!

یورپ کے صنعتی انقلاب کے بعد ہم نے دیکھا کہ پہلے جو طبقہ زمینوں اور جاگیروں کا مالک تھا' وہی بعد میں مشینوں اور کارخانوں کا مالک بن گیا اور جو لوگ

Scanned with CamScanner

پہلے زمینوں پر محنت کرتے تھے، وہی اب ان کارخانوں میں مزدور کی حیثیت سے کام کرنے لگے - - - -

سائنس کو اپنی موجودہ شکل تک پہنچنے کے لئے صدیوں کا عرصہ لگا ہے اور اس میں ہر دور اور ہر عہد کے لوگوں نے اپنا اپنا حصہ ڈالا ہے لہٰذا یہ بات کسی ثبوت کی محتاج نہیں ہے کہ سائنس بنی نوعا نسان کا مشترکہ ورثہ ہے - سائنس دراصل ان سوالات کا جوابات دینے کی ایک کوشش ہے جو ہزار ہا سالوں سے ہر ذہن میں پیدا ہوتے رہے - اس طرح سائنس ہمیں فطرت سے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے جبکہ ٹیکنالوجی کے ذریعے ہم انہی معلومات اور اصولوں کو عملی شکل میں لا کر فطرت سے فائدہ اٹھانے کے لئے استعمال کرتے ہیں - مثلاً" سائنس نے ہمیں بتایا کہ مادے کو توانائی میں تبدیل کیا جاسکتا ہے اور ٹیکنالوجی کے ذریعے ہم ایٹمی ری ایکٹر میں اسی اصول کو کام میں لا کر بے انتہا توانائی پیدا کرتے ہیں -

آج سائنس اس قدر ترقی یافتہ ہونے کے باوجود دو المیوں کا شکار ہے - ایک طرف تو سائنسی ترقیات کا یہ عالم ہے کہ آج پوری دنیا سائنسی اور ٹیکنیکی انقلاب (S.T.R) کی لپیٹ میں ہے - ذرائع مواصلات کی ترقی نے دنیا کو ایک چھوٹے سے شہر یا گاؤں (Global Village) میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے -

موسمی حالات کے مقابلے کے لئے انسان اب پہلے سے بہتر پوزیشن میں ہے - آپ اپنی مرضی کی فصل کسی بھی موسم میں اگا سکتے ہیں - جینیٹک انجینئرنگ کے ذریعے یہ ممکن ہوا ہے کہ آپ اپنی پسند کے مطابق مطلوبہ خصوصیات رکھنے والے پودے یا جانور پیدا کرسکیں جن کی پیداوار عام پودے یا جانور کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہوتی ہے مگر سائنس کی یہ تمام تر برکات ایک محدود طبقے کے لئے ہیں - بنی نوع انسان کی اکثریت جس طرح جاگیردارانہ قدیم سماج میں آسائشوں اور ترقیات سے محروم تھی، آج اس سے بھی زیادہ محرومیوں کا شکار ہے - سائنس کسی کی جاگیر نہیں ہے - ایک وقت میں اسے یونانیوں نے پروان چڑھایا پھر مسلمانوں نے

اپنے خون جگر سے اس پودے کی آبیاری کی اور آخر میں یورپ نے اس میں تحقیق و جستجو کے نئے میدان دریافت کئے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے - اس پر تمام انسانیت کا حق ہے جس طرح سائنس خود عالمگیر ہے اسی طرح اس کے فوائد کو بھی تمام مخلوق خدا کے لئے عام ہونا چاہئیے -

دوسرا المیہ یہ ہے کہ سائنس آج برتر اور غاصب یورپی اقوام کے ہاتھ میں ایک مہلک ہتھیار بن کر رہ گئی ہے - دوسری جنگ عظیم میں اس کی تباہ کاریاں بھلا کس سے پوشیدہ ہیں - ایک طرف اگر سائنس کو فوجی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے تو دوسری طرف سامراجی ممالک اسی کے ذریعے دوسرے ممالک کی معاشیات پر کنٹرول رکھے ہوئے ہیں - جاپان، امریکہ، فرانس، برطانیہ اور دوسرے سامراجی ممالک کی الیکٹرانکس، کمپیوٹر، طاروں، ادویات اور دوسری روزمرہ استعمال کی اشیاء کی صنعتیں اس کی اہم مثالیں ہیں - اس سے واضح ہوتا ہے کہ سائنس کو اس وقت جنگ اور امن دونوں صورتوں میں ترقی یافتہ غاصب ممالک دنیا بھر کے غریب اقوام کو غلام رکھنے اور ان کے وسائل کو لوٹنے کے لئے کامیابی سے استعمال کر رہے ہیں -

اس وقت اگرچہ دنیا میں عالمگیر جنگ کے امکانات کم ہو رہے ہیں مگر اسلحے اور خصوصاً" ایٹمی اسلحے کی دوڑ میں تقریباً" تمام ممالک جنون کی حد تک مبتلا ہیں - ایٹمی دھماکوں اور بغیر ضروری حفاظتی اقدامات کے تیزی سے پھیلتی ہوئی صنعت نے دنیا کو شدید ماحولیاتی بحران سے دوچار کردیا ہے (اور اس پہ طرفہ تماشا یہ کہ ماحولیات کے تحفظ کے نام پر ترقی پذیر ممالک کی صنعتوں پر طرح طرح کی پابندیاں لگائی جا رہی ہیں حالانکہ بین الاقوامی اداروں کے اعداد و شمار کے مطابق اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ آلودگی ترقی یافتہ ممالک پھیلا رہے ہیں)

ظاہر ہے یہ تمام باتیں انسانیت کے لئے کوئی خوشگوار تاثر لئے ہوئے نہیں ہیں - لہٰذا انسانیت کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کو بچانے اور انہیں ہر قسم کے ظلم اور آلودگی سے پاک ماحول دینے کے لئے ضروری ہے کہ سائنس کا طبقاتی کردار ختم کرکے اسے تمام بنی نوع انسان کے لئے عام کردیا جائے اور اس کے ذریعے انسانی

Scanned with CamScanner

تباہی کا سامان کرنے کی بجائے اسے بنی نوع انسان کی فلاح کے لئے استعمال کیا جا
- صرف اسی صورت میں انسانیت کے لئے ایک بہتر اور شاندار مستقبل کی ضمانت
جاسکتی ہے ورنہ اس نے اپنی تباہی کا پورا سامان تو کر ہی لیا ہے -

انتقال پر ملال

شیخین کو صدمہ

مفتی ذاکر حسن نعمانی

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفور اللہ مدظلہ اور تعلیم القرآن ویسہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا اسید اللہ مدظلہ کے والد محترم الحاج مختار اللہ حیاۃ مستعار کی تقریبا" نوے بہاریں دیکھ کر تین جماوی الثانی کو جمعۃ المبارک کے دن اللہ کو پیارے ہوگئے - انا للہ وانا الیہ راجعون - مرحوم پر جمعرات کے دن عشاء کی نماز میں فالج کا حملہ ہوا اور جمعہ کے دن تقریبا" دو بجے انتقال کر گئے - مرحوم اگرچہ عالم نہیں تھے لیکن شیخین کے والد بن گئے - جو حضرات شیخین کو جانتے ہیں ان کو معلوم ہے کہ ان دونوں بھائیوں کو اللہ تعالٰی نے بہت زیادہ علم و عمل، تقویٰ و زہد سے نوازا ہے - دونوں کا علمی فیض بہتے دریاؤں کی طرح جاری ہے اور تشنگان علم ان سے خوب خوب سیراب ہو رہے ہیں یہ ان کے والد ماجد کی علمی دوستی، تربیت، اپنی اور بزرگوں کی دعاؤں کا ثمرہ ہے - مولانا مغفور اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ میں بہت چھوٹا تھا - والد ماجد کے ہمراہ اپنے گاؤں سے علاقہ بجھ (غور غشی) آیا - سفر بڑا دشوار تھا کیونکہ پہاڑی علاقہ ہے زیادہ تر سفر پیدل ہوتا تھا - والد صاحب مجھے کبھی باہوں میں اٹھا کر چلتے، کہیں اونٹ ملا تو اس پر سوار کردیا - بالآخر محدث وقت حضرت مولانا نصیر الدین غور غشتوی تک پہنچ گئے - حضرت سے والد صاحب نے فرمایا کہ میرے بیٹے کے لئے دعا فرمائیں اللہ اس کو عالم بنا دے - ان دعاؤں اور نیک توجہات کی برکت سے یکتائے روزگار جامع المعقول، والمنقول شیخ الکل فی الکل حضرت مولانا خان بہادر المشہور بہ مارتونگ بابا نور اللہ مرقدہ کی آغوش

Scanned with CamScanner

تربیت میں دونوں بھائی پہنچ گئے ۔ مارتونگ بابا رحمۃ اللہ علیہ تمام فنون میں بشمول حدیث و تفسیر کے اپنی مثال آپ تھے ۔ فنون کی تکمیل کے ساتھ دونوں بھائیوں نے دورہ حدیث بھی مولانا مارتونگی رحمۃ اللہ علیہ سے پڑھا ۔ دونوں بھائی اپنے محبوب استد کے عکس جمیل ہیں ۔ مولانا مغفور اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ والد صاحب مارتونگ آکر سال بھر کا خرچہ دے جاتے اور ساتھ فرماتے کہ جیب خرچہ ختم ہونے کے بعد کسی سے قرض مانگ لیا کریں بعد میں قرضہ ادا کردیا کروں گا' اسی طرح مرحوم علماء کے علاوہ فقراء صلحاء اور سید حضرات سے گہری محبت کیا کرتے تھے ۔ پہلا حج حضرت مولانا عبدالغفور عباسی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں جنگ عظیم کے زمانہ میں ادا کیا ۔ اس وقت دو سو روپیہ خرچ آیا ۔ دوسرا حج ایوب خان کے دور میں 1300 روپے میں کیا ۔

مرحوم تہجد گزار' عبادت گزار اور قرآن مجید کی بہت زیادہ تلاوت کرنے والے تھے ۔ تقریباً" دو یا تین دن میں قرآن مجید کا ایک ختم کیا کرتے تھے ۔ نظر بالکل صحیح تھی ۔ چہرہ نورانی تھا ۔ نماز باجماعت کے انتہائی پابند ۔ ایک مرتبہ کمر میں شدید چوٹ لگی تھی جس کی وجہ سے دو عصا کے سہارے قدرے جھک کر چلتے تھے لیکن مسجد میں جماعت کے ساتھ پانچ نمازیں پڑھنے کے معمول میں فرق نہیں آیا ۔ یہ سب کچھ ہم نے دارالعلوم حقانیہ میں دیکھا ۔ گاؤں میں مسجد تک جانا بڑا دشوار تھا اس لئے نماز گھر پر پڑھ لیتے تھے لیکن پھر بھی کسی کے سہارے مسجد جایا کرتے تھے اور پھر سارا وقت مسجد میں گزرتا تھا چونکہ مولانا مغفور اللہ صاحب راقم کے سسر ہیں اس لئے ایک دفعہ مرحوم انتقال سے چند ماہ قبل ہمارے گھر تشریف لائے' تہجد کی نماز کے لئے بیدار ہوتے خود وضو کرکے نماز پڑھتے ۔ سحری کے وقت دلائل الخیرات پڑھنے کا معمول تھا میں سحری کے وقت اٹھ کر مرحوم کے لئے ایک پیالی دودھ پتی چائے بنا کر ان کو پلاتا ۔ اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت مجھے بخشی' خدا جانے مرحوم نے مجھے کتنی دعائیں دی ہوں گی ۔ اس معمولی خدمت سے مجھے بڑی خوشی ہوتی تھی ۔ مرحوم بڑے خوش قسمت تھے ۔ ایک طرف زہد اور عبادت والی طویل زندگی ملی اور دوسری طرف اپنے پیچھے دو لائق اور قابل قدر و قابل فخر ایسی ہستیاں چھوڑ گئے جن سے آج

ایک خلقت مستفید ہو رہی ہے ۔ بڑے بڑے علماء کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ بیٹا عالم بن جائے اور اپنے بیٹے کو مسند تدریس پر فائز دیکھ لیں ۔ مرحوم اس لحاظ سے بڑے خوش قسمت تھے کہ اپنی زندگی میں دونوں بیٹوں کو بخاری شریف پڑھاتے ہوئے دیکھ لیا ۔ میں نے وہ منظر بھی دیکھا کہ مولانا مغفور اللہ صاحب والد محترم کی دونوں ٹانگیں اپنی گود میں رکھ کبھی دباتے اور کبھی مالش کرتے ۔ میں سوچ میں پڑ جاتا کہ دارالعلوم حقانیہ میں بخاری شریف پڑھانے والا کس کی ٹانگیں دبا رہا ہے کس کی مالش کر رہا ہے میرے لئے یہ بڑا عجیب منظر ہوتا تھا کیونکہ بڑے بڑے لوگوں کی آرزو ہوتی ہے کہ کسی شیخ الحدیث کی ٹانگیں دبائیں اور اس کو پھر بہت بڑی سعادت سمجھتے ہیں ۔ مرحوم کا چھوٹا بیٹا اگرچہ عالم نہیں لیکن زہد اور تقویٰ میں اپنی مثال نہیں رکھتے ۔ فقیہ وقت مولانا رشید احمد لدھیانوی کے مرید ہیں ۔

مرحوم انتقال سے چند ماہ قبل اکوڑہ خٹک سے اپنے گاؤں ضلع مانسہرہ علاقہ کالا ڈھاکہ بٹیلہ گاؤں تشریف لے گئے ۔ وہاں سے فالج کے حملہ کی اطلاع ملی اور پھر انتقال کی خبر آئی ۔ دارالعلوم حقانیہ میں ان کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا ۔ کافی علماء' مشائخ اور جاننے والے حضرات تعزیت کے سلسلہ میں اکوڑہ خٹک تشریف لاتے رہے ۔ ہمارا ادارہ العصر اور جامعہ عثمانیہ شیخین کے ساتھ اس صدمہ میں برابر کا شریک ہے ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور قابل اور ہونہار بیٹوں کو صبر اور اجر عطا فرمائے ۔ مرحوم اپنے پیچھے صدقہ جاریہ کے طور پر دو قابل قدر ہستیاں چھوڑ گیا میں سمجھتا ہوں ۔ ان کی نجات کے لئے یہ دو حضرات کافی ہیں اگرچہ جدائی کا صدمہ بڑا شدید ہے اس نعمت کا بدل دنیا میں بالکل نہیں لیکن موت سے کسی کو رستگاری نہیں جو آیا ہو گیا دنیا دیکھنے کی جگہ ہے ۔ رہنے کی نہیں نہ دل لگانے کی جگہ ہے ۔ عقلمند وہ ہے جو آخرت کی تیاری کے ساتھ رخصت ہو جائے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو باپ بیٹے یقیناً" کامیاب معلوم ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی آخرت سنوار دے ۔ آمین

Scanned with CamScanner

اخبار الجامعہ

وفاق کے نتائج

جامعہ عثمانیہ کا شاندار نتیجہ، ثانویہ عامہ میں تیسری پوزیشن

قارئین العصر جانتے ہوں گے کہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملک کے دینی مدارس کی سب سے بڑی اور موثر نمائندہ تنظیم ہے۔ جس کے ساتھ ہزاروں مدارس اور جامعات منسلک ہیں۔ وفاق کے تحت ہر سال شعبان کے مہینے میں ملک بھر امتحانات کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں مختلف درجات کے ہزاروں طلبہ شریک ہوتے ہیں۔ جامعہ عثمانیہ اپنے یوم تاسیس سے ہی وفاق کے ساتھ منسلک ہے اور جامعہ کے طلبہ ہر سال ان امتحانات میں شرکت کرتے ہیں۔

امسال بھی جامعہ کے شعبہ درس نظامی کے 73 اور شعبہ حفظ کے سولہ طلبہ نے وفاق کے امتحان میں شرکت کی۔ نتیجہ بفضل اللہ تعالیٰ سو فیصد رہا اور کوئی طالب علم فیل نہیں ہوا۔

جامعہ کے مخلصین و معاونین کو یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ جامعہ کے طالب علم فیض الباری بن مولوی عبدالهادی رول نمبر 1089 متعلم درجہ ثانویہ عامہ نے 600 میں 581 نمبر لے کر ملک بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ فللہ الحمد و المنہ۔

یاد رہے کہ گزشتہ سال جامعہ کے ایک طالب علم نے ثانویہ خاصہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی تھی۔

ہم فیض الباری صاحب اور دوسرے تمام کامیاب طلبہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور بارگاہ رب العزت میں ان کے علم و عمل میں ترقی کے لئے دعا کرتے ہیں۔

جامعہ کے شرکاء امتحان کی تعداداور مختلف درجات میں ان کی کامیابی کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

درجہ	ممتاز	جید جدا	جید	مقبول	کل تعداد
عالیہ	1	6	x	x	7
ثانویہ خاصہ	1	17	1	x	19
ثانویہ عامہ	15	18	1	x	34
متوسطہ	3	8	1	1	13
حفظ	12	4	x	x	16
کل تعداد	32	53	3	1	89

ہمارے لئے یہ نتیجہ بڑا حوصلہ افزاء ہے جس پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ رب العزت جامعہ عثمانیہ اور اہل حق کے تمام مدارس کو مزید ترقی سے نوازے اور ہم سب کو اپنے مقدس دین کی صحیح خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ وفاق کے نتیجے کی نقل پیش خدمت ہے۔

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤١٩هـ / ١٩٩٨م المرحلة العالية

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ
العنوان: کالونی نوتھیہ روڈ پشاور

رقم الجلوس	رقم الالتحاق	اسم الطالب	اسم الأب	ضلع	تاريخ الولادة			الأرقام الحاصلة في كل ورقة	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموعة	التقدير	الكوائف
٣٠١	١٥٧٢٠	امین الرحمن	حفیظ الرحمن	مانسہرہ	١٣٩٦هـ / ١٩٧٦			٦٠	٩٠	٧٨	٩٠	٩٥	٦٧	٤٨٠	ممتاز	
٣٠٢	١٥٧٢١	حسین احمد	عثمان غنی	مردان	١٣٩١هـ / ١٩٧١			٧٠	٨٠	٩٢	٧٨	٦٠	٦٧	٤٤٧	جید جدا	
٣٠٣	١٥٧٢٢	عبد الصادق	نور بادشاہ	[illegible]	١٣٩٧هـ / ١٩٧٧	٥	١٥	٨٣	٨٥	٥٧	٩١	٧٣	٦٨	٤٥٧	//	
٣٠٤	١٥٧٢٣	اظہار حسین	رحیم شاہ	صوابی	١٣٩٣هـ / ١٩٧٣	٥	١	٤٥	٦٨	٨٤	٩٢	٦٥	٤٥	٣٩٩	//	
٣٠٥	١٥٧٢٤	محمد شفیع	محمد صادق	کوہاٹ	١٣٩٨هـ / ١٩٧٨			٥٠	٧٥	٤٥	٨٨	٨٠	٦٠	٣٩٨	//	
٣٠٦	١٥٧٢٥	سمیع اللہ	محمد اظہار	چارسدہ	١٣٩٢هـ / ١٩٧٢			٥٠	٧٠	٦٧	٨٧	٦٥	٥٥	٣٩٤	//	
٣٠٧	١٥٧٢٦	عبد العزیز	عبد القادر	شمالی وزیرستان	١٣٩٦هـ / ١٩٧٦	١	١٣	٥١	٧٥	٤٠	٩٢	٦٠	٤٥	٣٦٣	//	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤١٦هـ / ١٩٩٦م المرحلة الثانوية الـ

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ
العنوان: پشاور — مقابل کالونی نوتھیہ روڈ

رقم الجلوس	رقم الالتحاق	اسم الطالب	اسم الأب	ضلع	تاريخ الولادة			الأرقام الحاصلة في كل ورقة	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	المجموعة	التقدير	الكوائف
١٨٣٠	٢٧٤١٦	ساجد احمد	مشرف شاہ	پشاور	[illegible]			٦٠	٧٨	٧٨	٤٥	٧٣	٤٠	[illegible]	جید	
١٨٣١	٢٧٤١٧	حمید خان	غلام حبیب	کوہاٹ	[illegible]			٧٣	٨١	٨١	٧٠	٧٣	٥٣	٤٣١	//	
١٨٣٢	٢٧٤١٨	خطاب گل	وحید گل	صوابی	[illegible]			٩٧	٧٧	٨٠	٨٩	٧٠	٦٩	٤٨٢	ممتاز	
١٨٣٣	٢٧٤١٩	محمد رحمن	مسرور خان	کوہاٹ	[illegible]			٩٩	٦٢	٩٤	٧٤	٦٥	٦٦	٤٦٠	جید	
١٨٣٤	٢٧٤٢٠	خیر الامام	محمد یونس	مردان	[illegible]			٨٥	٧٥	٩٢	٧٧	٧٣	٦٧	٤٦٩	//	
١٨٣٥	٢٧٤٢١	عبد اللہ	فردوس خان	صوابی	[illegible]			٨٠	٧٢	٩٣	٥٧	٦٢	٦٨	٤٣٢	//	
١٨٣٦	٢٧٤٢٢	شبیر احمد	نور سعید	پشاور	[illegible]			٧٩	٦٧	٩١	٨٣	٦٣	٤٦	٤٢٩	//	
١٨٣٧	٢٧٤٢٣	حلیم اللہ	خان زمان	کوہاٹ	[illegible]			٦٩	٥٧	٩١	٤٨	٦٥	٥١	[illegible]	//	
١٨٣٨	٢٧٤٢٤	محمد فواد	محمد یونس	صوابی	[illegible]			٦٧	٧٧	٨٠	٧٠	٦٣	٥٧	٤١٤	//	
١٨٣٩	٢٧٤٢٥	عبد الحکیم	محمد کریم	پشاور	[illegible]			٧١	٧٦	٧٠	٤٥	٦٣	٤٠	[illegible]	//	
١٨٤٠	٢٧٤٢٦	اسد اللہ	عبد الرحمن	صوابی	[illegible]			٦٥	٧٨	٩٠	٤٠	٦٧	٦٣	[illegible]	//	
١٨٤١	٢٧٤٢٧	واحد علی	[illegible]	پشاور	[illegible]			٩٧	٧٩	٩٣	٧٧	٥٥	٦٢	[illegible]	//	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤١٩هـ / ١٩٩٨م المرحلة الثانوية

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم الالتحاق	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة						المجموع	التقدير	الكيفية
						[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
١٨٤٢	٢٧٤٢٨	عبد القدوس	جان اكبر	پشاور	١٣٩٦ / ١٩٧٦	٧٧	٦٢	٧٣	٥٥	٦١	٥٧	٣٨٥	جيد جداً	
١٨٤٣	٢٧٤٢٩	نور الهدى	اول شاه	ننگرہار افغانستان	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٨٣	٧٢	٩٠	٧٠	٦٥	٧٥	٤٥٥	"	
١٨٤٤	٢٧٤٣٠	شاه حسين	امان خان	شانگله	١٣٩٦ / ١٩٧٦	٨٢	٦٢	٩٠	٦٤	٥٥	٤٣	٣٩٦	"	
١٨٤٥	٢٧٤٣١	عمر حسن	نياز محمد	دير	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٧٥	٥٣	٩٠	٩٣	٦٦	٥٥	٤٣٢	"	
١٨٤٦	٢٧٤٣٢	ظهور احمد	خواجه محمد	صوابي	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٦٢	٦٩	٩٠	٦٥	٥٢	٤٤	٣٨٢	"	
١٨٤٧	٢٧٤٣٣	سراج الدين	بخت محمد	باجوڑ ايجنسی	١٤٠١ / ١٩٨١	٨٩	٧٠	٨٨	٦٥	٦١	٧٠	٤٤٣	"	
١٨٤٨	٢٧٤٣٤	عالمگير	شاه نواز	چارسده	١٣٩٥ / ١٩٧٥	٧٢	٦٢	٨٠	٥٧	٤٣	٤١	٣٥٥	جيد	

مكتب نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤١٩هـ / ١٩٩٨م المرحلة الثانوية

اسم المدرسة/الجامعة: جامعه عثمانيه — العنوان: پشاور / نوتهيه روڈ پوسٹ بکس ١٢٠١

رقم الجلوس	رقم الالتحاق	اسم الطالب	اسم الأب	مديرية	تاريخ الولادة	الأرقام المحصلة في كل ورقة						المجموع	التقدير	الكوائف
						[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]			
١٠٥	٤٦٥٠١٦	طلحه وصيف	وصيف الرحمن	اٹک	١٤٠٤ / ١٩٨٤	١٠٠	٥٠	١٠٠	٨٥	٨٣	٦٣	٤٨١	ممتاز	
١٠٥	٤٦٥٠٩٧	محمد ضياء الحق	محمد الياس	چارسده	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩٠	٧٦	١٠٠	٨٠	٩١	٧٦	٥١٣	"	
١٠٥	٤٦٥٠٩٨	خادم حسين	بادشاه گل	نوشہره	١٣٩٥ / ١٩٧٥	٩٦	٨٦	٧٠	٩٠	٨٢	٧٥	٤٩٩	"	
١٠٥	٤٦٥٠٩٩	عرفان الحق	احسان الحق	"	١٤٠١ / ١٩٨١	٩٦	٦٥	٧٥	٧٥	٩٠	٧٨	٤٧٩	"	
١٠٦	٤٦٦٠٠	جان عالم	سليم الرحمن	صوابي	١٣٩٤ / ١٩٧٤	٩٣	٤٠	٨٥	٦٥	٨٤	٨١	٤٤٨	جيد جداً	
١٠٦	٤٦٦٠١	احسان الحق	محمد سعيد	بونير	١٣٩٦ / ١٩٧٦	٩٠	٤٥	٧٥	[illegible]	٩١	٨٠	٤٥١	"	
١٠٦	٤٦٦٠٢	فيض الحق	شمس الحق	کراچي	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩٦	٦٥	٩٠	[illegible]	٨٨	٦٦	٤٦٥	"	
١٠٦	٤٦٦٠٣	وقار احمد	نثار احمد	نوشہره	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٩٠	٤٠	٦٠	٦٥	٩٣	٨١	٤٢٩	"	
١٠٦	٤٦٦٠٤	دعوت الله	حاجي رحمان	خيبر ايجنسی	١٣٩٩ / ١٩٧٨	٦٠	٤٠	٦٥	٧٥	٩٤	٧٥	٤٠٩	"	
١٠٦	٤٦٦٠٥	عمر علي	فضل ربي	چارسده	١٣٩٥ / ١٩٧٥	٩٤	٨٥	١٠٠	٧٦	٩٣	٧٠	٥١٨	ممتاز	
١٠٦	٤٦٦٠٦	حميد فاروق	عبيد الله	مانسہره	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٧	٦٠	٨٨	٧٩	٨٩	٦٥	٤٦٨	جيد جداً	
١٠٦	٤٦٦٠٧	سميع الحق	شمس الهدى	"	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٣	٣٥	٩١	٧٥	٨٤	٥٠	٤١٨	"	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤١٩هـ / ١٩٩٨م المرحلة الثانوية ال

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم الالتحاق	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة						المجموع	التقدير	الكوائف
١٠٦٨	٤٦٦٠٨	افضل علی	میر زمان	نوشہرہ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٠	٥٠	٨٠	٧٠	٩١	٦٥	٤٣٦	جيد جداً	
١٠٦٩	٤٦٦٠٩	احمد گل	صاحب گل	چارسدہ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٨٠	٧٠	٩٣	٧٠	٧٩	٨٠	٤٧٢	″	
١٠٧٠	٤٦٦١٠	آفتاب احمد	روح اللہ	″	١٣٩٧ / ١٩٧٧	٩٠	٧٦	٨٠	٧٠	٩١	٦٢	٤٦٩	″	
١٠٧١	٤٦٦١١	محمد ریاض	محمد شریف	مردان	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٩٩	٦٥	١٠٠	٨٠	٩٣	٨١	٥١٨	ممتاز	
١٠٧٢	٤٦٦١٢	سید یوسف	محمد یعقوب	صوابی	١٣٩٤ / ١٩٧٤	٩٣	٦٠	٧٥	٧٧	٨٢	٧٨	٤٧٠	جيد جداً	
١٠٧٣	٤٦٦١٣	محمد عاصم	غلام حسین	مردان	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩٠	٦٥	٩٦	٧٧	٧٨	٧١	٤٧٧	ممتاز	
١٠٧٤	٤٦٦١٤	زاہد شاہ	رحمان شاہ	مالاکنڈ ایجنسی	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٧٥	٦٠	٩١	٦٥	٨٠	٨٦	٤٥٧	جيد جداً	
١٠٧٥	٤٦٦١٥	محمد اسحاق	عبد الستار	مانسہرہ	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٩٨	٦٢	٨٨	٦٠	٩٣	٦٧	٤٦٨	″	
١٠٧٦	٤٦٦١٦	محمد بدل	عابد جان	پشاور	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٩٠	٥١	٣٥	٤٠	٧٥	٥٢	٣٤٣	جيد	
١٠٧٧	٤٦٦١٧	امداد اللہ	عبد الرب	چارسدہ	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٨٠	٥٥	٨٣	٧٠	٨٨	٦٩	٤٤٥	جيد جداً	
١٠٧٨	٤٦٦١٨	عبد الرازق	عبد الودود	مردان	١٤٠٣ / ١٩٨٣	٩٩	٦٥	١٠٠	٧٥	٩١	٨٩	٥١٩	ممتاز	
١٠٧٩	٤٦٦١٩	عبد الصمد	[illegible] محمد	چترال	١٣٩٤ / [illegible]	٩٠	٤٥	١٠٠	٦٨	٨٥	٨٨	٤٧٦	جيد جداً	

كشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربية باكستان ١٤١٩هـ / ١٩٩٨م المرحلة الثانوية ال

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ — العنوان: پشاور

رقم الجلوس	رقم الالتحاق	اسم الطالب	اسم الاب	مديريه	تاريخ الولادة	الارقام المحصلة في كل ورقة						المجموع	التقدير	الكوائف
١٠٨٠	٤٦٦٢٠	شمس الحق	عبد القیوم	بٹگرام	١٣٩٦ / ١٩٧٦	٩٣	٤٠	٩٧	٦٥	٧٩	٧٣	٤٤٧	جيد جداً	
١٠٨١	٤٦٦٢١	احمد علی شاہ	سید امیر قادر	صوابی	١٣٩٩ / ١٩٧٩	٩٣	٦٠	٩٧	٨٠	٨٨	٧٩	٤٩٧	ممتاز	
١٠٨٢	٤٦٦٢٢	عبد الرحمن	فقیر محمد	دیر	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩٩	٥٨	٧٥	٨٠	٩٤	٧٥	٤٨١	″	
١٠٨٣	٤٦٦٢٣	محمد قاسم حبیب	غلام حبیب	مانسہرہ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٩٩	٦٦	٩٣	٧٥	٨٩	٧٩	٥٠١	″	
١٠٨٤	٤٦٦٢٤	شکیل احمد	غلام حسین	پشاور	١٤٠٠ / ١٩٨٠	٦٠	٥٠	٨٥	٧٥	٨٦	٦٩	٤٢٥	جيد جداً	
١٠٨٥	٤٦٦٢٥	نوید	عبد الحکیم	نوشہرہ	١٣٩٨ / ١٩٧٨	١٠٠	٦٠	٩٣	٨٤	٩١	٨٣	٥١١	ممتاز	
١٠٨٦	٤٦٦٢٦	انعام الرحمن	ہدایت الرحمن	مردان	١٣٩٨ / ١٩٧٨	٩٩	٧٠	٨٨	٧٢	٩٠	٨٨	٥٠٧	″	
١٠٨٧	٤٦٦٢٧	عبد اللہ	عبد الکریم	پشاور	١٤٠١ / ١٩٨١	٨٠	٦٠	٩٣	٦٦	٨٧	٨٠	٤٦٦	جيد جداً	
١٠٨٨	٤٦٦٢٨	حبیب اللہ	فضل احمد	مردان	١٣٩٦ / ١٩٧٦	١٠٠	٦٣	١٠٠	٩١	٩٢	٨٧	٥٣٣	ممتاز	
١٠٨٩	٤٦٦٢٩	سیف اللہ	عبد الستار	چارسدہ	١٤٠٠ / ١٩٨٠	١٠٠	١٠٠	١٠٠	٩٧	٩٦	٨٨	٥٨١	″	

کشف نتائج الاختبار السنوي لوفاق المدارس العربیة باکستان ١٤١٩ھ / ١٩٩٨م

اسم المدرسة/الجامعة: جامعہ عثمانیہ پشاور صدر — العنوان: عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پوسٹ بکس

الرقم	رقم الامتحان	اسم الطالب	اسم الاب	مدیریہ	تاریخ الولادة (یوم)	(شہر)	(سنة)	الارقام المحصلة فی کل ورقة							المجموع	التقدیر	الکوائف
[illegible]	٣٠٨٤٧	سمیع احمد	قاری رشید احمد	ڈیرہ اسماعیل خان	٢٤	٨	١٩٨٢	٧٥	١٠٠	٨٥	٩٨	٧٦	٩٧	١٠٠	٥٣٤ ٩٧	ممتاز	
٣٣٩٤	٣٠٨٤٨	محمد علی	محمد رفیق	مانسہرہ	٤	٤	١٩٨٣	٧٨	٥٤	٨٠	٩٣	٧٣	٦٩	١٠٠	٤٧٨ ٦٩	〃	
٣٣٩٥	٣٠٨٤٩	محمد یحییٰ	نور محمد خان	نوشہرہ	٢٨	١٢	١٩٨٦	٦٩	١٠٠	٧٠	٩٥	٧٦	٨٧	٩٥	٥٠٥ ٨٧	〃	
٣٣٩٦	٣٠٨٥٠	عابد اللہ	حاجی حضرت شیخان	چارسدہ	٢	٢	١٩٨٦	٧٤	٦٢	٨٠	٩٣	٥٨	٧٤	١٠٠	٤٦٧ ٧٤	جید جداً	
٣٣٩٧	٣٠٨٥١	محمد عالم شاہ	خان بادشاہ	〃	١٠	٢	١٩٨٦	٦٤	٧٨	٦٥	٩٠	٧٦	٧٤	٩٦	٤٦٩ ٧٤	〃	
٣٣٩٨	٣٠٨٥٢	نعیم الرحمٰن	مولوی شمس الرحمٰن	مانسہرہ	١٩	٥	١٩٨٥	٧٠	٦٧	٧٥	٩٦	٤٣	٤٦	١٠٠	٤٥١ ٤٦	〃	
٣٣٩٩	٣٠٨٥٣	انعام اللہ	دلاور خان	چارسدہ	١٣	٥	١٩٨٢	٦٤	٥٣	٨٥	٩٧	٧٦	٩٧	١٠٠	٤٧٥ ٩٧	〃	
٣٤٠٠	٣٠٨٥٤	انس وصیف	وصیف الرحمٰن	اٹک	٢٩	٤	١٩٨٥	٥٦	٤٧	٨٥	٩٥	٧٦	٨٢	١٠٠	٤٥٩ ٨٢	〃	
٣٤٠١	٣٠٨٥٥	رفیع الدین	رحیم الدین	دیر	١٥	١	١٩٨٢	٧٣	٤٨	٦٠	٨٥	٦٣	٨٧	٩٦	٤٢٥ ٨٧	〃	
٣٤٠٢	٣٠٨٥٦	محمد عارف	مصلح الدین	پشاور	١١	٦	١٩٨٣	٦٤	٢٠	٨٥	٩٦	٧٦	٦٧	١٠٠	٤٤١ [illegible]	〃	
٣٤٠٣	٣٠٨٥٧	اعزاز الرحمٰن	مفتی غلام الرحمٰن	مانسہرہ	٢٥ / ١٦	٥ / ٢	١٤٠٥ / ١٩٨٥	٨٥	صفر	٤٠	٦٢	٤٠	١٨	١٠٠	٣٢٧ ١٨	جید	
٣٤٠٤	٣٠٨٥٨	محمد بلال	سلطان محمد	پشاور	٢٥	٦	١٩٨١	صفر	صفر	٤٠	٧٠	٥٣	٥٧	٩٥	٣٥٩ ٥٧	مقبول	
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible] خان	چارسدہ	[illegible]	[illegible]	١٩٨٢	٦٩	٢٤	٦٠	٨٢	٥٣	٧٣	٩٩	٣٩٠ ٧٢	جید	

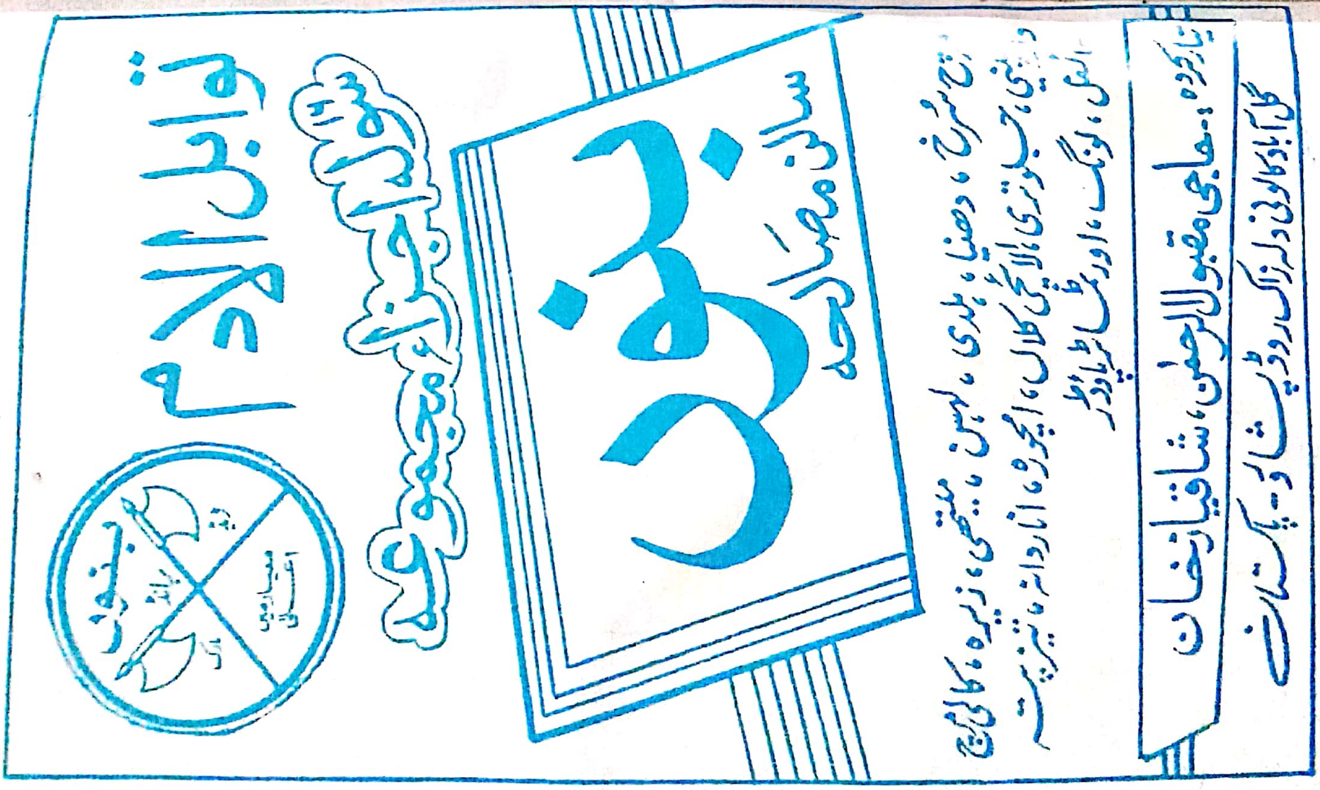

" جامعہ عثمانیہ پشاور " جیسے نوخیز دینی اور ترقی ادارے کے ساتھ آپ جیسے بے لوث ذوار
رابطہ آپ کی علم دوستی اور خدا ترسی کی دلیل ہے ۔ خدا کرے کہ یہ نظر اتفاق حسن انتخاب ثابت
آپ کو جامعہ کی خدمت کی تادیر سعادت نصیب ہو

جناب عالی !

علمی دنیا کے اس طویل سفر میں جامعہ کا پروقار اور حوصلہ افزاء قدم اللہ تعالیٰ کے فضل
آپ جیسے بے لوث خدام دین کی توجہات کا نتیجہ ہے ۔ بحمد اللہ موقوف علیہ تک وفاق کے نصاب
درس نظامی کے جملہ درجات کی پڑھائی اور درجہ " تخصیص فی الفقہ الاسلامی والافتاء " کا اجراء جامعہ
ترقی کی دلیل ہے جبکہ موجودہ جگہ میں پندرہ کمروں کے دو منزلہ ہاسٹل کے اضافے کے علاوہ چراٹ
خشک نزد پبی پر چھپن کنال یعنی چودہ جریب زمین کا وقف، اس کی چار دیواری اور دو ہزار طلباء
ماسٹر پلان کے مراحل سے گزرنا درخشاں مستقبل کی علامت ہے ۔

جناب عالی !

آپ کے علم میں ہوگا کہ جامعہ کے تعلیمی اور تعمیراتی منصوبوں پر غور و خوض اور معقول
دے کر اس پر عمل کروانے کے لئے فنی ماہرین، مخلصین رفقاء کار اور نامور علماء پر مشتمل ایک
مجلس شوریٰ " کے نام سے قائم ہے جس کا ہر سال باقاعدہ اجلاس بلا کر آئندہ قدم لینے کی منظوری
ہے ۔ آئندہ تعلیمی سال نمبر 7 کے لئے مجلس شوریٰ نے 11 اکتوبر 1998ء کے ساتویں سالانہ منعقدہ
میں مزید دو اساتذہ درجہ موقوف علیہ کے اجراء اور موجودہ ایک سو تیس کی فہرست میں تیس مزید
اضافہ کا فیصلہ کیا ہے جس کی بناء پر تعمیرات، کتب کی خریداری، تنخواہ، بجلی، مطبخ اور دیگر اخراجات
مجموعی طور پر 2811080 لاکھ (اٹھائیس لاکھ گیارہ ہزار اسی روپے) کے مجوزہ بجٹ کی منظوری دی ہے
اگرچہ انسانی سوچ کے مطابق ایک ایسے ادارے کے لئے جس کے مستقل ذرائع آمدنی نہ
بوجہ ناقابل تحمل ہے لیکن قادر مطلق کی قدرت کاملہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس میں کوئی مشکل
کرے کہ قسام ازل نے آپ کی حلال آمدنی میں اس عظیم دینی مشن کی سربلندی اور کامیابی
ہونے کے لئے کچھ حصہ مقرر کیا ہو جس کی طرف توجہ دینا آپ کا فریضہ ہے ۔ اس لئے جامعہ
اور دیگر عطیات کا بہترین مصرف سمجھتے ہوئے اپنی توجہات کی فہرست میں جگہ دے کر کسی اہم موقع
نہ فرمائیں ۔ خوداور زیر اثر حلقہ میں جامعہ کے ساتھ تعاون کی ترغیب دلانے میں آپ " الدال
الخیر کفاعلہ " یعنی نیکی کی رہبری خود نیکی ہے کا ثواب کما سکتے ہیں ۔

اللہ تعالیٰ ہمارا اور آپ کا

جامعہ کا اکاؤنٹ نمبر
716 ۔ یونائیٹڈ بینک سنہری مسجد روڈ پشاور صدر

آپ کا خیر اندیش
مفتی غلام الرحمن
مہتمم جا

ترسیل زر کا پتہ :۔ مہتمم جامعہ عثمانیہ پشاور پوسٹ بکس نمبر 1209
عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر صوبہ سرحد پاکستان ۔